دُرِ شاہوار

بسلسلہ یادگار مولانا اشہری مرحوم نمبر ۱

سیّد منظر علی

جائنٹ اڈیٹر رسالہ "اولڈ بوے"

سالہ ۱۹۱۱ء

مطبوعہ آگرہ اخبار پریس آگرہ

...ر اول ۵۰۰ جلد

قیمت مجلد عہ / بے جلد ۸ /

درِ شاہوار

بسلسلۂ یادگار مولانا اشہری مرحوم نمبر ۱

از

سید منظر علی

جائنٹ اڈیٹر رسالہ "اولڈ بوا

سنہ ۱۹۱۱ء

مطبوعہ آگرہ اخبار پریس آگرہ

ل ۵۰۰ جلد (وزیر الدین پرنٹر) قیمت مجلد عہ بے جلد ۸ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صانع حقیقی نے اِس نگارنگ عالم مین کچھ ایسی نیرنگیان رکھی ہین کہ قلوبِ انسانی اِن کی جانب مقناطیسی کشش کی طرح کھچے ہوے چلے جاتے ہین۔ اِس عالم فانی مین کچھ ایسے لوگ بھی ہین جو دنیا کو بے ثبات کہتے اور اصلی خوبیون کے متلاشی رہتے ہین۔ قدرتی طور پر ہر شخص کے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ خوبیان ہین کیا چیز اور ملتی کہان سے ہین؟ اس کا جواب یہ دیا جاسکتا ہے کہ یہ باتین دین متین کی سچی پیروی کرنے، اخلاق کا اچھا نمونہ بن کر دکھانے اور اپنے اوپر تکلیف برداشت کرکے خلق اللہ کی بہتری کی کوشش کرنے سے حاصل ہوتی ہین اور اُن کا بہترین مرجع حضرت رسالت پناہی اور آنحضرت کی عترت ہین۔

اس مین کلام نہین کہ تمام ادیان و ملل مین خوبیان موجود ہین مگر ان پر عمل کرنے والے اور اِن کی حقیقت کو پہچاننے والے بہت کم لوگ ہوتے ہین۔ انسان کا سب سے پہلا فرض اپنے پروردگار کو پہچاننا ہے اور یہ بات جبھی حاصل ہوتی ہے کہ وہ خود اپنے نفس کو پہچان لے۔ اِس کے بعد رسالت، خلافت الٰہی یا امامت کو پہچاننا اُس کے لئے

کچھ زیادہ وقت طلب نہین، مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ امامت یا خلافت الٰہی اور رسالت خداشناسی کی سیڑھیان ہین۔ جن لوگون کے خیالات نہایت ارفع و اعلےٰ ہوتے ہین وہ اپنے لیے دنیاوی فائدون کے درپے نہین ہوتے بلکہ روحانی مدارج کی ترقی کی کوشش کرتے ہین اُن کی طلب صادق بہت سی ناممکن باتون کو ممکن کر دکھاتی ہے اور دنیاوی فایدے تو انہین بطور لوازم کے مل رہتے ہین۔

مذہب صرف روحانی اصلاح اور آخری نجات ہی کا ذریعہ نہین ہے بلکہ اُس کی غایت ایک یہ بھی ہے کہ معاشرت معراج کمال کو پہونچ جائے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اصلاح معاشرت روحانی ترقی کا پہلا زینہ ہے اور پاکیزگی، خوش اخلاقی، ہمدردی، خیرخواہی اور بلند خیالی اچھی معاشرت کے ماحصل اور روح کو چمکانے والے جوہر ہین، اور بغیر ان چیزون کے اگر انسان کا وہان تک پہونچنا غیر ممکن نہین تو مشکل ضرور ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا گناہ ہے کہ دنیا مین ہماری ذات سے گندگی بڑھے، بُرے اخلاق کا نمونہ قایم ہو یا اس طرح کی اور بُرائیان ترقی کرین۔

یہ بات مسلمہ ہے کہ اخلاقی و روحانی دونون قسم کی ترقیون کے منبع انبیا و رُسل ہین۔ اسی طرح صفحۂ روزگار پر کم و بیش تیس کروڑ نفوس نے ہمارے سرکار جناب رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کر لیا ہے۔ غرض ان انبیا کی مثال کسانون سے بہت کچھ مطابقت رکھتی ہے۔ جس طرح پہلے کسان زمین کو دیکھتا ہے کہ کون سی زمین کس چیز کے بونے کے لایق ہے، اُس مین کتنا بونا چاہیے اور کس جنس اور کس زمین کے لئے کون سی فصل مناسب ہوگی اسی طرح انبیا ان باتون کا اندازہ کرتے ہین۔ پھر جس طرح کسان تخم ریزی کرتا ہے اُسی طرح انبیا نصیحتون کے بیج پھیلاتے ہین۔ انبیا کی جو نصیحتین

کانون تک پہونچ کر رہ جاتی ہین اُن کی مثال اُن بیجون سے دی جا سکتی ہے جنہین چڑیان چگ گئی ہون - جو دانے پتھر کے اوپر کی ذرا سی مٹی پر گر کر اُگ گئے ہین اور جن کی جڑین پتھر پر پہونچ کر سوکھ جاتی ہین یہ وہ باتین ہین جنہین کسی شخص نے جی لگا کر تو سُنا اور اچھا بھی جانا اور اُن پر کسی قدر عمل بھی کیا لیکن اُس کے دل کی سختی سے وہ درخت پھل پھول نہ لا سکا اور مرجھا کر رہ گیا - جو بیج اُگ گئے اور پھیلنے کو ہوئے مگر دوسرے خاردار درختون کے نیچے پڑ کر سر نہ اُٹھا سکے یہ وہ نصیحتین ہین جن کو سننے والے نے گرہ مین باندھ رکھا اور عقل سے انہین سمجھا بھی مگر جب اُن پر عمل کرنے کا وقت آیا تو نفسانی خواہشون نے اُن کو دبا دیا - لیکن جو دانے پاک و صاف زمین پر پہونچے اور ہر طرح کے حوادث نفسانی و شہوانی سے محفوظ رہ کر پھلے پھولے اور پروان چڑھے وہ ایسی نصیحتین ہین جن کو بینائی نے دیکھا، دانائی نے سمجھا، کانون نے قبول کیا اور دل نے محفوظ رکھا - یہ بات جبھی ممکن ہوتی ہے کہ دل کی زمین اُسکے لایق بنائی جائے اور نفس کو بُرائیون سے پاک و صاف کر لیا ہو -

ہمارے سرکار نے جس زمین کو منتخب فرمایا وہ ایسی سنگلاخ تھی کہ جس مین آبیاری کرنا آپ ہی کا کام تھا - آپ نے احکام خداوندی کی اشاعت فرمائی بہت سے لوگون نے اس کان سُنا اُس کان اُڑا دیا، اکثر نے اچھا تو جانا مگر اسلام کو دور ہی سے سلام کیا، چند لوگون نے سمجھا تو سہی مگر آپ کے فرمان پر عمل نہ کیا - مگر بعض بندگانِ خدا نے آپ کے حکم کی پوری پوری تعمیل فرمائی، ولہم اجر عظیم

ابتدائے اسلام مین جن لوگون نے اس پاک مذہب کا حلقہ اپنے گلے مین ڈالا تھا اُن مین اکثر حضرات ایسے تھے جو ظاہر مین تو شریعت اسلام کی پابندی کرتے تھے اور حضرت رسول کریمؐ کے احکام کو سنتے بھی تھے مگر دل سے اُن کی قدر نہین کرتے تھے - اُن کے نزدیک یہی کافی تھا کہ کتاب الٰہی کا اقرار کر لیا جائے، علم و عمل کی کچھ

ضرورت نہین - یہ کیفیت آنحضرت کے حین وحیات ہی تک قایم نہین رہی بلکہ آپ کے بعد جو جو رخنہ اندازیان ہوئین اُن کا اب تک یہ اثر چلا آتا ہے کہ ہم اسلام کو پارہ پارہ دیکھ رہے ہین - سُنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد اور خدا معلوم کون کون ایسے فرقے ہین جو اپنی اپنی داستان الگ الگ سنا رہے ہین - اگر اسی پر بس کر لیا جائے اور ہر شخص اعمال صالحہ اختیار کر لے تو بھی اسلام کا کچھہ نہین بگڑتا مگر افسوس ! ہمین ایک دوسرے کی تکفیر سے فرصت کہان -

خیر! یہ تو ایک ضمنی بات تھی، اب یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آنحضرت کے اہل بیت مین سب اور اصحاب مین چند نفوس قدسیہ ایسے ہی تھے جو احکام اسلام کی پوری پوری تعمیل فرماتے تھے - ان کا یقین تھا کہ بعثت نبوی سے پہلے دنیا مین بہت سی خرابیان تھین جنھین شریعت اسلام نے دور کر دیا اور فی الواقع ہماری تمام خوبیون کے بانی حضرت محمدؐ (صلعم) ہی تھے - یہی لوگ تھے جنہون نے آپ کی ذات منبع کمالات سے زیادہ فائدہ اُٹھایا اور اپنی طلب صادق کے باعث اوج کمال پر خود ہی نہین پہنچ گئے بلکہ اپنی نسل مین ایسے لوگ چھوڑ گئے جن پر اسلام کو فخر و ناز ہے -

حضرت امیر المومنین علیؑ علیہ السلام، جن کے دیوان معلےٰ کا ترجمہ کسی قدر خلاصہ کے ساتھہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے، ایک ایسے بزرگ تھے جنہون نے آفتاب رسالت سے پورا اکتساب فرمایا - آپ کو خواہ ہم حضرات شیعہ کی طرح حجت اللہ اور وصی رسول تسلیم کرین، یا حضرات اہل سنت کی مانند خلیفۂ چہارم مانین، یا حضرات صوفیہ کرام کے مثل اپنا سلسلہ روحانی آنجناب تک پہونچائین مگر ہر حالت مین ہمین یہ تو ضرور مان لینا پڑے گا کہ آپ کی ذات ستودہ صفات نے اسلام کی خدمت مین تن من، دھن غرض ہر طرح سے کی اور اشاعت اسلام مین آپ حضرت رسولؐ اللہ کے دہنے بازو رہے

یہاں مین آپ کا ایک فرمان عالی لکھنا چاہتا ہون جس سے ہمارے برادران دینی کو اس بات کا اندازہ ہوجائے کہ خدا شناسی کے لئے (جو اسلام کا جزو اعظم ہے) انسان کو کس چیز کی ضرورت ہے، اور وہ یہ ہے:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ

یعنی "جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا" پس ہم سب مسلمانون کا فرض ہے کہ دوسرون کی اصلاح سے پہلے خود اپنی اصلاح کرین اور جو اپنے قریب تر ہون اُن کی صلاح و فلاح اپنے اوپر فرض جانین۔ جب ہمارے نیک خیالات اور نیک ارادے عملی صورت مین جلوہ آرا ہون گے اُس وقت ضرور کہا جائے گا کہ ہمنے خلق اللہ کو فائدہ پہونچانے کی پوری قابلیت حاصل کرلی ہے۔ جہان تک ممکن ہو ہم بلند خیالی اور علو ہمتی کو (جو پیروان اسلام کا خاص شعار ہے) کام مین لاکر خودغرضی سے باز رہین اور ایثار نفس اختیار کرکے نیک کامون مین مصروف ہون تاکہ ہمارے برحق مذہب کی خوبیان لوگون پر صاف ظاہر ہوجائین ورنہ تعصب اور دل پسند باتین اختیار کرنے سے ہم اپنے اور اسلام کے لئے کیا فائدہ حاصل کرسکین گے؟

مین اپنی اس کتاب کے ناظرین سے درخواست کرتا ہون کہ آپ جب اس کو ختم کرلین تو میرے مرحوم والد جناب قبلہ مولانا سید امجد علی صاحب اشہری (اعلی اللہ مقامہ) کے لئے دعائے مغفرت فرمائین اور اس ذریعہ سے حضرت مرحوم کے ۴۸ سالہ علمی خدمات کا بدلہ دین۔

آخر مین مین یہ عرض کرنے کی جرأت کرتا ہون کہ اس کتاب کی اشاعت مین اُس رقم کا ایک حصہ صرف ہوا ہے جو میرے محترم بزرگ اور محسن سرپرست عالی جناب مولوی سید علی حسن خان بہادر مدار المہام ریاست سے حضرت مرحوم

کی علالت کا حال سُنکر حضور فخر الدولہ نواب افتخار علیخان بہادر صولت جنگ والی ریاست جاورہ نے مجھے مرحمت فرمائی تھی اور جسے بعد وفات مین نے اس کام کے لئے امانتاً رکھ چھوڑا تھا۔

مین آنریبل مولوی سید کرامت حسین صاحب رکن عدالت العالیہ صوبہ متحدہ کا ممنون ہون کہ اس کتاب کی اشاعت کے متعلق اپنے قیمتی مشورہ سے میری رہنمائی فرمائی۔

بنارس۔ شب ۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

سید منظر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
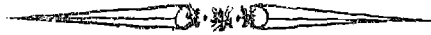
صورت مین سب آدمی یکسان ہین؛ کیون کہ ان سب کے باپ آدمؑ اور مان حوا ہین-
بزرگی صرف علم والون کے لئے ہے؛ کیون کہ خود راہِ راست پر ہین اور طالبانِ
ہدایت کے رہنما ہین -
حصولِ علم کے لیئے آمادہ ہو اور اُس کے بدلے کی خواہش نہ کر؛ کیون کہ بے علم
لوگ مردہ ہین اور اہلِ علم زندہ -

❖

جاہلون کا ہم صحبت نہو؛ اُن سے دور رہ اور اُن کو دور رکھ؛ کیون کہ جب جاہلون
سے میل پیدا کیا گیا تو اُنہون نے عقلمندون کو ہلاک کرڈالا -
انسان اپنی صحبت سے پہچانا جاتا ہے اور ہر چیز کو دوسری چیز سے اندازہ
اور مشابہت ہے -

❖

وہ خدا تجھے جلد بے پروا کردے گا جس نے لوگون کو مجھ سے بے پرواہ کیا؛ کیون کہ
نہ شاہی ہمیشہ رہتی ہے اور نہ دولتمندی - اور

ہرگز کسی نعمت اور راحت کو دوام نہین - اسی طرح سختی ہے کہ اسے بہی بقا نہین - اور
جو دوستی خدا کے لئے ہے پاک ہے اور جس دوستی مین بدکرداری شامل ہوتی ہے وہ صاف نہین ہوتی -
جب مین کسی دوست مین بے وفائی دیکہتا ہون تو اپنی بزرگی اور حیا کی وجہہ سے درگزر کرتا ہون -
ہر ایک زخم کے لئے ایک دوا ہے مگر بدخلقی کی کوئی دوا نہین -
جب تک لوگ مجہے دیکہتے ہین مجہہ سے محبت کرتے ہین، اور جب تک ملاقات رہتی ہے دوستی باقی رہتی ہے -

❊

اگر تو شکار کا ارادہ کرے تو ہفتہ کا دن اچہا ہے - اور
اتوار کا دن تعمیر مکان کے لئے بہتر ہے، کیون کہ آج کے دن خداوند تعالے نے آسمانون کے بنانے کی ابتدا کی -
پیر کا دن سفر کے لئے مناسب ہے، تاکہ حاجت برآری اور دولتمندی کے ساتہہ تجہے فتح نصیب ہو -
پچہنے لگانا منگل کے دن خوب ہے، کیون کہ اس کی بعض گہڑیون مین خون جاری ہونے کا اثر ہے -
استعمال دوا کے لئے بدہ کا دن اچہا ہے - اور
جمعرات حاجت برآنے کے لئے بہتر ہے - آج کے دن اللہ تعالے دعا کرنے کی اجازت دیتا ہے - اور
جمعہ کا روز بیاہ شادی کے لئے اور مردون کو اپنی بیبیون سے لذت حاصل

کرنے کے لئے خوب ہے۔

٭

اے حسین! جب تو کسی شہر مین غریب الوطن ہو تو وہان کے آداب کے موافق
معاشرت کر۔ اور
اُن لوگون کے درمیان عقلمندی پر فخر نہ کر؛ کیون کہ ہر قبیلہ مین عقلمند ہوتے ہین۔

٭

مصیبتون کے وقت صبر کر؛ تاکہ صبر جمیل سے تیرا انجام بخیر ہو۔ اور
ہر مجمع مین بردبار رہ؛ کیون کہ بردباری اچھا دوست اور مصاحب ہے۔
دوست سے جو وعدہ کیا ہو اس کا خیال رکھہ اور (اس کی) رعایت کر؛ تاکہ تجھے
لطف صحبت حاصل ہو۔ اور
خداوند کریم کی ہر نعمت کا شکر ادا کر؛ تاکہ وہ تجھے اُن نعمتون پر جزائے خیر دے۔ اور
مرد کے لئے وہی مرتبہ ہے جسے وہ (خود) اپنے لئے قرار دے؛ پس تو باعتبار
صفائے نفس (اور اخلاق حسنہ کے) بلند مرتبہ کا طالب ہو۔ اور
حلال روزی طلب کر؛ تاکہ تیری روزی ہر طرف سے دوچند کی جائے۔ اور
آبرو کو برباد نہ کر اور اُس کی حفاظت کر؛ اور کمینون سے بخشش و عطا کی خواہش
مت کر۔ اور
جب تیرا دوست سچی نیکی سے تیرے پاس آئے تو اُس کا حق واجب جان؛
جو تیرے اوپر واجب ہے۔ اور
مان باپ کا محافظ اور مددگار رہ؛ اور اپنے پرہیزگار ہمسایہ اور رشتہ دارون کا۔

٭

مین تجھہ پر فدا! علم حاصل کر اور ادب سیکھ؛ ..... طلب علم کو نیک جان اور

جس جوان مرد کے اجداد صاحب کرم ہین اُس کی نیکی خداوندکریم کے لیئے ہے۔
اسے خوشنادہ صاحب کرم ! کہ ہو اُس کے لیئے (شرف) نسب۔
مروی کا کمال اس مین ہے کہ انسان مین استقلال ہو اور باوجود غصہ کے ایفاے عہد
اور ہمسایہ کی نگہہ بانی کا خیال رکھتا ہو۔

÷

اسباب راحت کی تلاش رسوائی کے ذریعہ سے نہ کر اور طلب خسیس سے اپنے
نفس کو بچا۔ اور
جب محتاج ہو تو اپنی محتاجی کی دوا دوسرون پر اپنی بے پروائی ظاہر کر کے کر۔

÷

جب دنیا تجھہ پر سخاوت کرے تو اپنے مال مین سے تمام لوگون پر سخاوت کر! کیونکہ
دنیا چلتی پھرتی چھاؤن سے زیادہ نہین۔
اقبال مندی کے وقت سخاوت سے مال دینا فنا نہین ہوتا اور ادبار کی حالت مین
بخل اُسے باقی نہین رکھتا۔

÷

انسان کی عقل کو اُس کی کم مایگی ذلیل کرتی ہے، اور باوجود اُس کے باعقل ہونے
کے قومین اُسے بے وقوف بناتی ہین۔

÷

خوبصورتی تزئین لباس سے (حاصل) نہین (ہوتی) بلکہ (اصل) خوبصورتی علم و ادب
کی خوبصورتی ہے۔
یتیم وہ نہین جس کا باپ مرجائے بلکہ وہ (شخص) یتیم ہے جس کے نہ عقل ہو اور نہ حسب۔

÷

تو خواہ کسی کا بیٹا ہو مگر ادب حاصل کر کیونکہ ادب کی خوبیاں تجھے نسب سے بے پروا کر دین گی۔

حسب و نسب والے کو نسبت پدری بغیر شستہ زبان اور ادب کے بے پروا نہین کرتی۔

وہی جوان مرد ہے جو کہتا ہے مین ایسا ہون، (اور) وہ (ہرگز) جوان مرد نہین جو کہتا ہے میرا باپ ایسا تھا۔

٭

اگر تیرا کلام چاندی ہے تو خاموشی اکسیر ہے۔

٭

اپنے بھائی کے عیبون پر پردہ ڈال اور اُس کے گناہون کو پوشیدہ رکھ اور بے وقوف کے ظلم پر صبر کر اور تھوڑی مدت کے لئے اُس کے دشوار کامون پر (بھی) - اور

بڑا بول مت بول اور ظالم کو خدا کے حوالے کر۔

٭

اگر تو کسی کا دشمن بننا چاہتا ہے تو متواتر ملاقات کر اور اگر دوستی بڑہانا چاہتا ہے تو ایک دن بیچ مل۔

انسان کی مصاحبت ایک بار اچھی ہے اور اگر لوگون نے اس مین زیادتی کی تو انھون نے محبت مین فرق ڈالا۔

٭

انسان پر توبہ کرنا فرض ہے، مگر گناہون کا چھوڑنا زیادہ تر واجب ہے۔

زمانہ اپنے حوادث مین عجیب ہے اور لوگون کا حوادث دنیا سے غافل رہنا عجیب تر

ہے۔ اور

اکثر چیزون کے لیے امید کی جاتی ہے کہ قریب ہین، مگر موت ان سب سے
زیادہ نزدیک ہے۔

٭

مین اپنی آنکھون سے کہتا ہون کہ کنکھیون سے باز رہو، اور اے آنکہہ! چوری سے
نہ دیکہہ۔ پس
کتنی ہی نگاہین ایسی ہین جن سے دل مین آرزو پیدا ہوتی ہے اور اُن آرزؤن
سے دل حسرت زدہ ہو جاتا ہے۔

٭

(انسان کو) اپنی اہل کے ساتہہ تہوڑی باتین اچھی معلوم ہوتی ہین اور اُن کی زیادتی
معیوب ہے۔
جو شخص خاموشی پسند اور کم سخن ہے وہ لغزش نہین کرتا، اور بسیار گو اکثر
ٹہوکر کہاتا ہے۔
اسی طرح (اگر) کسی شخص کی بات چاندی کی طرح ہے تو خاموشی موتی ہے جس پر
یاقوت جڑا ہوا ہے۔

٭

نیک لوگون سے دوستی رکہہ تاکہ سلامتی کے ساتہہ نجات پائے۔ جس نے بدون
کی صحبت اختیار کی (ضرور) ایک دن زخمی ہوگا۔
جاہل کے ساتہہ مذاق کرنے سے بچ، ورنہ خلاف توقع مذاق کا نتیجہ تیرے آگے آئے گا
تو لوگون سے بدی کے ساتہہ معترض نہو (اور نہ) نزدیک والون کو گالی دے کر
اُس کتے کے مشابہ ہو جو بے وقوفی سے بہونکتا ہے۔

اگر کوئی کریم حاجت لے کر آئے تو صاف بات کہہ، تاکہ (تیری) جوانمردی کا اظہار
ہو۔ (تیرے منہ سے حتی الامکان ہی نکلنا چاہیے کہ)
اس حاجت کا پورا کرنا مجھے بسر وچشم (منظور ہے) جو شخص اس ذریعہ سے لوگوں کی تعریف
حاصل کرتا ہے وہ عنقریب فائدہ مند ہوگا۔

٭

نرمی کرنا نیکی ہے اور دیر کرنا نیک بختی ہے، پس تو کام میں جلدی نہ کر، تاکہ فلاح
کو پہونچے۔

٭

کسی پر اپنا بھید ظاہر نہ کر، کیونکہ ہر نیک خواہ کے لئے ایک ہی نیک خواہ
ہے پس بے شک
میں نے مردانِ گم راہ کو دیکھا ہے کہ کسی کھال کو درست نہیں چھوڑتے۔

٭

خداوند کریم کے تقرب کے لئے دو رکعتیں غنیمت جان، (خاص کر ایسے وقت)
جب (کہ) تو آرام کے لئے (کاموں سے) فراغت حاصل کر چکا ہو۔ اور
جب تو بیہودہ بات کہنے کا ارادہ کرے، تو اس کی جگہہ سبحان اللہ کہنا
اختیار کر۔

٭

تجکو ماں باپ دونوں کے ساتھ نیکی اور اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ بھلائی
کرنا چاہیے۔
پرہیزگاروں اور پاک (نفس) لوگوں کے ساتھ صحبت رکھہ، کیونکہ پاک دامن
اور پارسا وعدہ کے پکے ہوتے ہیں۔ اور

جب ملاقات کی ضرورت ہو تو آزاد و ادب والے سے مل ..... اور
لوگون کو اذیت دینے سے باز رہ، اپنی زبان کو نگاہ رکھہ اور (مین تجھہ پر فدا ہون) مددگار
دوست کی دوستی مین رغبت کر۔ اور
مکروہات سے زبان بند کر، اپنے ہمسایہ کو اذیت دینے سے پرہیز کر اور (بھلائی کر کے)
تعریف حاصل کر۔ اور
مصیبت کے وقت خداوند کریم پر اعتماد کر، تاکہ بدخواہ کی نگاہ سے تو انتہائے زمانہ
تک بچا رہے۔ اور
بجز خدا کے کسی سے امید نہ رکھہ، اور اُس کی نعمتون کی ناشکری نہ کر۔ اور
بزرگی کی طلب مین ہمت ستودہ سرشت کے ساتہہ صرف مال کے ذریعہ سے
کوشش کر۔ اور
اس خیال سے کہ دنیا چند روزہ ہے اور اُس مین کوئی ہمیشہ رہنے والا نہین،
دنیا کی (خاطر کسی چیز کی) بنا نہ کر۔ اور
جس دوست کی دوستی خدا کے لئے نہین اُس سے پوچھہ کہ آیا اس کے لئے کوئی
اور افزایش کرنے والا ہے۔

÷

بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے غریب الوطن ہو جا (یعنی ترک وطن کر) اور سفر کر کہ
اس مین پانچ فائدے ہین:۔
غم دور ہونا، روزی پانا اور علم، ادب اور شریفون کی صحبت حاصل ہونا۔ پس
اگر کہا جائے کہ سفر مین ذلت اور محنت ہے اور (اس کے لئے) بیابان۔ بے آب
طے کرنا پڑتے اور سختیان جھیلنا پڑتی ہین۔ تو
مردانہ موت اس سے کہین بہتر ہے کہ ذلیل حالت مین غمازون اور حاسدون

کے درمیان مقیم ہو۔

÷

جو تجھے نہ چاہے اُسے اُس کی مرضی پر چھوڑ دے اور اُس کی جدائی مین غمگین نہو۔

÷

دوستی کی تین علامتین ہین :- "دوست کے ساتھ وفا کرنا، اُس کے لیے مال خرچ کرنا اور اُس کے بھیدون کو پوشیدہ رکھنا۔

÷

میرے دشمن کا دوست میرا دشمن ہے اور مین اُس کا دوست ہون جو میرے دوست کو عزیز رکھے۔

÷

انسان بہت سے کامون کا قصد کرتا ہے اور میرا مقصد سچے دوست کی تلاش ہے۔
(اور دوست بھی کیسا؟) جس کی روح دو جسمون مین تقسیم ہو (مگر فی الحقیقت) جسم دو ہون اور روح ایک۔

÷

تیرے لیے یہی مرض کیا کم ہے کہ تو شکم سیر ہو کر رات بسر کرے اور تیرے گرد بھوکے لوگ ہون۔

÷

تیرا کل کا دن تو گزر گیا جو (تیرے اعمال کا) سچا گواہ ہے، اسی طرح آج کی صبح بھی تیری گواہی دینے کے لیے تیار ہے۔ پس

اگر تو نے کل بدی کی تھی تو (آج) دوبارہ نیکی کر تاکہ تیری تعریف کی جائے۔ اور آج کے کارِ خیر مین کل تک تاخیر نہ کر، کہ مبادا کل کے روز تو دنیا سے چل بسے۔ اور اگر تو اپنے دن پر عتاب کرے تو (شاید) اس کا نفع تجھے حاصل ہو مگر گزرا ہوا دن واپس نہین آتا۔

÷

جو شخص اپنے پیر خاک آلود نہین کرتا اُس کے رخسارِ نازک کو مٹی خاک آلود کرے گی۔

÷

جو آج کے دن (یتیمون، مسکینون اور قیدیون کو کھانا) کھلاتا ہے وہ اُسے کل (روزِ قیامت کو) خدائے بزرگ، واحد اور یکتا کے یہان پائے گا

کسان نے جو کچھہ بویا ہے عنقریب کاٹے گا، پس (اے فاطمہ!) بغیر احسان کے کھلاؤ تاکہ تمہین جزا مین وہ چیز ملے جو کبھی ختم ہی نہو۔

÷

(حالتِ) جہل مین موت سے پہلے موت ہے اور آدمیون کے جسم قبر (مین پہونچنے) سے پہلے قبر ہین۔ اور

جو مرد علم سے زندہ نہوا مردہ ہے (بلکہ مردہ سے بدتر) اور قیامت تک اُس کے لیے زندگی نہین۔

÷

اے فرزند! بعض آدمی صورت مین (تو) دیکھنے والے اور سننے والے انسان ہین (مگر) چارپایون سے بدتر۔

جب اُن کے مال مین نقصان آئے تب تو عقلمند بن جاتے ہین اور جب دین کو

کوئی نقصان پہونچے تو اُس کی پرواہ بھی نہین کرتے۔

اپنے لڑکون کو بچپن مین علم ادب حاصل کرنے کے لئے آمادہ کرتا کہ سنِ شعور پر پہونچنے کے وقت اُن سے تیری آنکھین روشن ہون۔

جن آداب کو نوجوانی مین حاصل کرتا ہے وہ ایسے ہین جیسے پتھر پر نقش

یہ وہ خزانے ہین کہ اِن مین روز بروز افزائش ہوتی رہتی ہے اور ان کے متعلق گردشِ روزگار کا خوف نہین کیا سکتا۔

آدمی دو قسم کے ہین یا "علم والے اور سُن کر یاد کرنے والے" اور باقی لوگ بیہودہ ہین اور ایسے جیسے (پانی مین) پھُٹ۔

جب تک انسان اپنے آپ کو خطرہ اور ہلاکت مین نہ ڈالے اپنے غایت مقصود کو نہین پہونچتا۔

اپنے مطالب (و مقاصد مین انسان) نشیب و فراز اور عتاب و عذر خواہی کا خیال رکھے۔

اپنے آپ کو خطرہ مین ڈالنا اس سے کہین بہتر ہے کہ (انسان) سستی مین وقت گزاری کرے، کیون کہ کوئی آزاد آدمی سستی کرنے پر مجبور نہین ہے۔

اگر تو اپنے مطلوب کو اپنے مقام پر نہ پا سکے تو اُس کی تلاش مین شام یا گرمی کے وقت (بھی) سفر کر۔

تنگ دل نہ ہو اور (خدا کرے کہ حاجتون کی) طلب تجھے عاجز نہ کرے سستی اور

تنگ دلی سے حاجت بر نہیں آتی۔
بیشک مین نے (صبر سے مدعا سے دلی) حاصل کیا ہے اور دنیا مین تجربہ ہے کہ صبر
کا انجام اچھا ہوتا ہے
جس کسی نے کسی کام کی کوشش کی وہ کر رہے اور جس کسی نے صبر کے ساتھ
(کوشش سے) کام لیا اُس نے فتح پائی۔

⁂

تھوڑا صبر کر کہ بعد سختی کے آسانی ہے، اور ہر کام کے لئے ایک وقت اور تدبیر
ہے۔ اور
خداوند تعالیٰ ہماری حالتون کا دیکھنے والا ہے، اور ہماری تدبیرون سے بالاتر خدا
کی تقدیر ہے۔

⁂

زمانہ تجھے کتنا ہی پریشان کیون نہ کرے مگر تو کشادگی کی امید رکھ اور وہ تجھے ضرور حاصل ہوگی
اگر تجھے نقصان پہونچے اور ضرر مین مبتلا کیا جاسے تو صبر کر کہ بعد کو آسانی ہی آسانی ہے۔

⁂

بہت سے تندرست لوگون نے اپنی بیماری کا گلہ کیا اور بہت سے نالہ کرنے والے
اپنی بیماری کے باعث نہ سوے۔
اپنی بے باکی پر بہت رنج اُٹھانے والے، اور بہت مبتلا، (اعلام) کہ نہ سوے اپنے
پرہیز کرنے سے۔ اور
بہت لوگ رات کے وقت خوشیان منانے والے، جن کی طرف صبح کے وقت
بلا آہستہ چلی۔
جس نے زمانہ سے بُری صحبت رکھی (یعنی زمانہ کے خلاف کیا) اُس کی صفائی مین

کدورت شامل ہوگئی۔
اے دنیا مین بغیر کدورت کے صفائی کے طالب! اگر تو نے دنیا مین معدوم (اور
ناممکن الحصول چیزون کو) ڈہونڈا تو فیروزمندی سے ناامید ہوجا۔ اور
جان لے کہ جب تک تو زندہ ہے، نیکی بدی اور آسانی و دشواری کے ذریعہ سے
تیری آزمایش ہوگی۔
تو دنیا مین بغیر نقصان کے فائدہ کس طرح حاصل کرسکتا ہے، کیونکہ دنیا نفع اور نقصان
(دونون) کے لیئے پیدا کی گئی ہے۔
نامردی مین عار ہے اور پیش قدمی مین جوان مردی، اور جو شخص قضا و قدر سے بھاگتا
ہے نجات نہین پاتا۔

✤

قریب ہے کہ چشمۂ صاف پیاسے کو سیراب کرے۔ گدلا پانی پیاسے کی پیاس کو
(اور) بڑہاتا ہے۔
قریب ہے کہ برہنہ تن لباس پہنائے جائین، اور ذلیل و مظلوم کی مدد کی جائے۔
قریب ہے کہ ٹوٹی ہڈیون کا جوڑنے والا (خدا) اپنی مہربانیون سے ٹوٹی ہڈیون کو آرام
دے اور وہ جڑ جائین۔
خداوند کریم سے مایوس نہو، کیونکہ جو چیز انسان کے لیئے دشوار اور سخت ہے ممکن
ہے کہ خداوند عالم اُس پر آسان کردے۔

✤

اگر زمانہ مجھے غمگین کرے تو مین نے صبر کا ارادہ کرلیا ہے، کیونکہ (اس طرح) ہر بلا
جو ہمیشہ نہین رہتی دفع ہوجاتی ہے۔ اور
اگر زمانہ مجھے خوش کرتا ہے تو اُس کے سرور سے مین خوش نہین ہوتا، کیونکہ ہر خوشی

جو ہمیشہ نہین رہتی حقیر ہے۔

÷

اگر مجھے زمانہ نے اندوہگین کیا تو اُس نے مجھے خوش بھی کیا ہے، اور اگر مجھے تنگی حاصل ہوئی ہے تو آسودگی (بھی) حاصل کر چکا ہون۔

ہر دن کے لئے میرے پاس دورہ ہے، پس اگر وہ دن مجھ سے بدی کرتا ہے تو مین صبر کرتا ہون اور اگر نیکی کرتا ہے تو شکر کرتا ہون۔

÷

باوجودے کہ (زمانہ) انسان کو دشواری مین ڈالے اور محتاجی آزار دے مگر استغفار اُس کے لئے کافی ہے۔

اگر تو تنگ حال ہو تو صبر کر، کیون کہ تنگی ہمیشہ کے لئے نہین ہے، (اور تیرے صبر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) تنگی کشایش سے بدل جاے گی۔

÷

اپنے نفس پر آسانی کر، کیون کہ تمام کام اور اُن کا اندازہ خداوند کریم کے ہاتھ مین ہے

ایسا نہین ہو سکتا کہ جو کام تیرے لئے (سزاوار) نہین ہے وہ تیرے پاس آئے اور جو کام تیرے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ تیرے پاس آئے بغیر نہین رہ سکتا۔

+

میرے دو دنون مین وہ کون سا دن ہے کہ موت سے بھاگون؟ (یعنی) وہ روز جو مقدر نہین ہوا یا وہ دن جو مقدر ہے۔

جو روز مقدر نہین ہوا ہے، مین اس کی گزند سے نہین ڈرتا، اور جب مقدر ہو چکا

تو ڈرنا کس کام آوے گا۔

✣

گناہ کو (وہی) گنہگار اختیار کرتا ہے جو اپنے نفس کو مقام کرتا دین دکھتا ہے۔ اور ہر شخص اس کام کو کرتا ہے جس کے لایق ہے، پس کوئی کار خیر کے لایق ہے اور کوئی کار شر کے قابل۔

✣

آدمیون کے لئے اسراف کے ساتھ دنیا کی حرص (بھی لگی ہوئی) ہے، اور حالانکہ تیرے لئے اس کی صفائی کدورت سے ملی ہوئی ہے۔
جن (لوگون) سے دنیا موافقت نہین کرتی وہ اکثر دنیا پر جھگڑنے والے (ہوجاتے) ہین، اور اکثر ایسے ہین جن کی باوجود کوتاہی تدبیر کے دنیا آؤ بھگت کرتی ہے۔
جب تک روزی نہ دی جاوے انہین رزق عقل کے سبب نہین ملتا لیکن وہ لوگ مقدر کی مقدار سے روزی پاتے ہین۔
اگر روزی زور بازو یا غلبہ کے سبب سے ہوتی تو باز چڑیون کی روزی کے قریب جا پہونچتا۔

✣

تو دنیا مین بڑی امید رکھتا ہے اور (یہ) نہین جانتا کہ جب رات ہوگی تو صبح تک بچ (بھی) رہے گا پس
اکثر تندرست بغیر بیماری کے مر گئے اور اکثر بیمار ایک زمانہ سے دوسرے زمانہ تک زندہ رہے۔

✣

جب تک زمانہ نیک تھا تو نے زمانہ کے ساتھہ نیک گمان کیا، اور جس کو مقدر
لایا اُس کی بُرائی سے نہ ڈرا۔ اور
تجکو راتون نے سلامت رکھا اور تو اُن پر فریفتہ ہو گیا، حالان کہ راتون کی صفائی مین
کدورت پیدا ہوتی ہے۔

÷

جو شخص گردشِ زمانہ کی مذمت کرتا ہے اُس سے کہہ کہ (خود) تو نے زمانہ پر ستم
کیا اور انسان کی مذمت کی۔

÷

کوئی ایسا ہے کہ جس کی دنیا اچھی اور آخرت خراب ہے۔ اور
کوئی ایسا ہے کہ جس کی آخرت اچھی اور دنیا خراب ہے۔ اور
کوئی ایسا ہے جس کی دنیا و آخرت دونون اچھی ہین ۔ اور
بعض ایسے بھی ہین جن کی نہ دنیا اچھی اور نہ آخرت اور وہ دونون سے
محروم ہین۔

÷

مین نے ساٹھہ برس تک انقلابِ زمانہ کو آزمایا ہے، اور (زمانہ کی) تنگی اور آسانی
دونون کی آزمایش کی ہے مگر
اسلام کے بعد بے طمعی یا "مالداری" سے بہتر کوئی چیز نہین دیکھی، اور (کسی شخص کے)
کفر کے بعد محتاجی سے بدتر کسی شئے کو نہین پایا۔

÷

مال کی زیادتی مین کوئی عیب نہین اور نہ ہر (اس) چیز مین جو انسان کے پاس آتی
ہے کوئی شرم ہے۔ اس لئے کہ

مال تمام عیبون کا پردہ پوش ہے اور محتاجی مین مذلت اور خواری ہے -
محتاجی، آزادون کو اسی طرح خراب کرتی ہے جس طرح سے نوش کو شراب -

÷

محتاجون کے گھرون پر اور مقبرون کے اندر اُن کی قبرون پر مذلت کی خاک
برستی ہے -

÷

جو شخص حرام کے ذریعہ سے لذتون کی خواہش رکھتا ہے، اُس کی وہ لذتین نیست
ہو جاتی ہین گنہگار باقی رہ جاتا ہے اور بدنامی (مزید) -
انسان کے بعد بُرائی کا نتیجہ باقی رہ جاتا ہے، (اور) اُس لذت مین خیر نہین جس کے
بعد آتش دوزخ (نصیبا) ہو -

÷

آتشِ دوزخ ننگ وعار سے زیادہ آسان ہے، اور بے شرم کو بے شرمی آتش
دوزخ مین لے جاتی ہے - اور
اُس شخص مین ننگ (موجود) ہے جو اپنی رات چین سے بسر کرتا ہے، اور اُس کا
ہمسایہ بھوکا اور ننگا ہے - اور
ضعیف کی دل شکنی ننگ ہے اور اُس پر ظلم کرنا بھی ننگ ہے اور یہی حال بدونان
کے ساتھ نیکی کرنے کا ہے - اور
ننگ یہ ہے کہ جس نیک کام سے تجھے فائدہ پہونچے اُس کی مقدار
کم ہو - اور
ننگ اُس شخص کے لئے ہے کہ دشمنون (کے مقابلہ) سے (لومڑی) کنارہ کرے
اور قرابت والون کے لیے شکاری شیر کی طرح ہو - اور

ننگ یہ ہے کہ تو خدا کے بندون مین تو مقدم ہو اور لڑائی کے وقت بھاگنے والون
مین تیرا شمار ہو۔

رزق حلال پیدا کر اور ایسا نہ ہو کہ اُسے اسراف اور فضول (باتون) مین کھا
(اڑا) دے۔

مگر اپنے اہل و عیال، اپنے مہمان اور اُس شخص کے لیے جو تجھ سے سوزش جگر اور
تنگدستی کا شکوہ کرتا ہے (خوب صرف کر)

÷

غیر شاکی سے گلہ کرنا اچھا نہین اور جب صبر نہ رہے تو گلہ کئے بغیر چارہ ہی کیا ہے
تو نے دیکھا نہین کہ دریا کا پانی خشک ہو جاتا ہے اور اس مین رہنے والی مچھلیون پر
زمانہ کی مصیبت آتی ہے؟۔

کیا تو نے نہین دیکھا کہ محتاجی کے لئے تونگری کی امید دی گئی ہے، اور بے شک
تونگری پر بے نوائی کا خوف کیا جاتا ہے۔

÷

مین چاہتا ہون کہ لوگ میری کشادہ روئی سے خوش رہین، اور یہ کہ میرے بعد میری
قبر پر زیادہ دعا کرین۔ اور
یہ کہ محفلون مین مجھے اپنا دوست جانین اور جب مین غائب ہون تو میرا ذکر بخیر کرین

÷

سچے دل سے ملنے والون کی صحبت زیادہ اختیار کرو کیون کہ یہ لوگ مثل ستون کے
ہین (جو زمین سے نہ ٹلے) اور تیرے پشت و پناہ۔
تیرے ہزار دوست اور ہمنشین بہت نہین ہین مگر ایک دشمن بھی بہت ہے۔

÷

جس شخص کے پاس ہر روز ایک بار کہانے کے لئے ایک ٹوکری خرمے (یا جو جوار کے آٹے) کی ہے اُس نے فلاح پائی۔

÷

اگر تو چاہتا ہے کہ آزاد ہو جاے تو غلامون (یا نوکرون چاکرون) کی طرح محنت کر اور خدا کے بندون (یا دوسرون) کے مال سے امید قطع کر
یہ نہ کہہ کہ صاحب کسب ذلیل وخوار سمجہا جاتا ہے، کیون کہ سب سے بڑی ذلت آدمیون کا محتاج بن کر رہنا ہے۔ آدمیون کی قدر و منزلت مین اپنے غیر سے تو مستغنی ہوگا۔

÷

جب تو نے تخم ریزی کے زمانہ مین کچہ نہین بویا تو کہیت کاٹنے والون کو کہیت کاٹتا دیکہہ کر تو نادم ہوگا۔
قبر سے اُٹہنے کے دن کوئی توشہ تقوے کے سوا نہین ہے، جسے تو قیامت اور حشر تک بطور توشہ کے رکہے۔

÷

مجہے کسی چیز سے ایسا رنج نہین پہونچا کہ مصیبت زدہ ہوگیا ہون، جیسا کہ چہوٹے (یتیم) بچون کے لئے۔
ان کے باپ مرگئے ہین اور اب اُن کی مصیبتون اور سفر اور وطن مین اُن کی کون کفالت کرے گا۔

÷

بالون کی سفیدی موت کی نشانی ہے اور پیری کا آغاز، اور تیرے بالون کی سفیدی تیرے بالون کی موت ہے اور تو اِس کے پیچہے ہے۔ پس

جب تو تمام سر میں سفید بال پھیلے ہوئے دیکھے تو خوف ہی خوف ہے -

※

علم زینت ہے پس تو علم حاصل کر اور اپنی زندگی تک اُس سے فائدہ اُٹھا اور (عمر بھر) طالب علم بنا رہ

علم کی طرف رجوع کر خدا پر بھروسہ رکھ اور علم کے سبب سے بے پرواہ ہو اور بردبار رہ اور عقل مجھ سے علم کا نگاہ رکھنے والا -

علم سے ہرگز عاجز نہ ہو اور بیا تو علم کے لئے کوشش کر یا (دریائے) علم میں غرق ہو جا -

تو خالص خدا پرست، پرہیزگار اور متقی جوان ہو (اور) دین کو غنیمت سمجھ اور تحصیل علم کے لئے شیر درندہ (کی طرح) ہو - پس

جو کوئی آداب کا خوگر ہوا وہ ہمیشہ (با علم ہو کر) سردار قوم کے بعد قوم کا سردار ہوگا - اور

خدا تجھے ہدایت کرے آگاہ ہو جا کہ علم بہترین دولت ہے (جو) خدا کے فضل سے طالب علم کے لئے آسان ہے -

※

جو چیز خدا کے حکم سے واقع ہوئی اُس کے لئے اُس پر تہمت نہ رکھ اور ہر کام میں آسانی پیدا کر اور خوش دل رہ -

ہر کام کے لئے کشایش جلد آنے والی ہے جو ہر صبح اور شام کرنے والے پر آتی ہے -

※

تیرا جہان تنگ ہو پس چلے (بد) آدمی سے دور رہ اور اس شخص کی طرف رجوع نہ کر

جس کی نجات سے تو ڈرتا ہے۔ پس
بندہ اُس چیز کی آرزو رکھتا ہے جس کو وہ نہیں پاتا اور حالانکہ موت اُس کے
نفس سے اُس سے زیادہ نزدیک ہے۔

⁂

تیرے دین کا کیا ٹھکانا جب کہ تو اس بات پر راضی ہو گیا کہ اُس کو ناپاک کرے
و درآن حالیکہ تیرا لباس ناپاکی سے دھویا ہوا ہے۔
تو نجات کی امید رکھتا ہے اور نجات کے راستوں پر نہیں چلتا۔ (دیکھ) کشتی
کبھی خشکی پر نہیں چلتی۔

⁂

یا تو کریم ہو کر اپنے مال سے بندگان خدا کی آبرو کو نگاہ رکھ، یا (اتنا)
کمینہ (نہ) ہو کہ لوگ تیری ملامت سے اپنی آبرو بچانے کی فکر
کریں

⁂

وہ بات ہمارے لیے ہے جس کا تم بغیر حق کے دعوے کرتے ہو جب مرض
کے مہینے میں صحت مرض سے جدا کی جائے۔
تم نے ہمارا حق پہچان کر اُس سے انکار کیا، اور تم نے ہمارا حق ایسا پہچانا جیسے
سیاہی سے سفیدی پہچانی جائے۔
تم پر کتاب خدا ہماری گواہ ہے اور ہمارا حکم کرنے والا خدا ہے جو سب سے
بڑا حاکم ہے۔

⁂

زمانہ پر صبر کر اور کسی پر غصہ نہ کر، پس تو بجز اُس امر کے نہ دیکھے گا جو لوح محفوظ میں

ہے۔ اور
اُس گھر مین نہ ٹھہر جس مین فائدہ نہ ہو، کیون کہ زمین فراخ اور روزی وافر ہے۔

÷

جو شخص فرشتگانِ محافظ کو، جو اُس کے کاتبانِ اعمال ہین راضی نہین رکھتا، اُس کے
جاگنے سے سونا بہتر ہے۔ اور
زمانہ مین انقلاب پیدا ہونا انسان کے لئے وعظ و پند ہے۔

÷

تو کمین آدمیون مین احسان کو ضایع نہ کر، کیون کہ یہ کام برباد اور رائیگان
ہے۔
نیکی اُس آزاد بزرگ کے ساتھہ کر جس سے تیری خوبیون کی شہرت مثل مشک کے
چارون طرف پھیلے۔

÷

آزاردہی سے باز آ اور سراپا بردباری ہو جا، کیون کہ تو اپنے عمل کا دیکھنے
اور سننے والا ہے۔

÷

تیرا سچا بھائی وہی ہے جو تیرے ساتھہ کوشش کرتا ہے اور تیرے نفع پہونچانے کے
لئے اپنے نفس کو گزند پہونچاتا ہے۔

÷

مہربانی کرنا طبیعی کرم ہے اور احسان جتانا فاسد نیکی ہے۔ اور نیکی کی رفعت پہاڑ
کی بلند چوٹی (قلہ کوہ) سے بھی زیادہ ہے۔ اور
بدی کی رفتار دریا کی روانی سے زیادہ تیز ہے۔

دوست کے ساتھ عہد و پیمان کا ترک کرنا دوستی کو قطع کرنا ہے۔
لوگون کی غیبت نہ کر، کیون کہ غیبت تجھے فتنہ مین ڈال دے گی۔

❁

جو شخص لالچی ہے وہ فقیر ہے اور جو قانع ہے وہ غنی ہے۔
بلا پر بلا کا آنا اس امر کی علامت ہے کہ تجھے ہوسناکی سے بچنے کا طریقہ نظر نہین آتا۔
تغیر حوادث سے تجھے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر نئی چیز پرانی ہوتی ہے اور (تمام) کھیت کاٹے جاتے ہین۔

❁

گرسنہ رہ، کیون کہ گرسنگی پرہیزگاری کا ایک عمل ہے۔ سچ جان! کہ جو شخص بہت زیادہ بھوکا رہا وہ ایک دن ضرور سیر کیا جائے گا۔ اور
چھوٹے گناہ سے (بہت زیادہ) پرہیز کر، کیون کہ ایک دن چھوٹے چھوٹے گناہون کا بھی حساب کیا جائے گا، اور وہ دن قریب ہے۔

❁

اپنی زندگی مین اپنے لئے تحفہ آگے بھیج، کیون کہ کل تو اس سے مفارقت کر کے رخصت ہو جائے گا۔ اور
سفر قریب (موت) کے لئے اہتمام کر، کیون کہ یہ سفر، سفر دور و دراز سے بھی زیادہ دور ہے۔ اور
خدا کے خوف اور تقوے کو (اس طرح) اپنی زاد راہ بنا گویا تیری موت تیری امید سے جلد آنے والی ہے۔
اپنی روزی پر قناعت کر، کیون کہ قناعت ہی بے نیازی ہے، اور جو شخص قناعت

نہیں کرتا اُس سے محتاجی زیادہ نزدیک ہے - اور
کمینوں کی صحبت سے قطعی پرہیز کر کیونکہ وہ ضرور تجھے اپنی صفائے دوستی سے
باز رکھینگے اور خود آرائی کرینگے -
وہ لوگ تیرے اُس وقت تک کے ساتھی ہیں جب تک تو نے اُنہیں خوش
رکھا اور جب تو اُن کی خوشنودی سے باز رہا تو اُن کا زہر تیرے لئے
تیار ہے -
تو کسی پر اُس وقت تک راز فاش نہ کر جب تک تجھے اس بات کا یقین نہ ہو جائے
کہ جو راز اُس کے سپرد کئے گئے ہیں تجھ پر فاش کرے گا - اور
لطف یہ ہے کہ جب اُس نے دوسروں کے راز تجھ پر فاش کر دئے تو ضرور تیرا
راز بھی دوسروں پر فاش کر دے گا - اور
جب تو کسی کے راز نہاں کا امین کیا جائے تو تو اپنے بھائی کے عیوب کو
پوشیدہ رکھ -
کسی مجلس میں سوال کئے جانے سے پہلے گفتگو کی ابتدا نہ کر کیونکہ یہ ناشایستہ
فعل ہے - اس کے سوا
اگر کوئی شخص نادان اور بے عقل احمق ہو مگر خاموش رہے تو لوگ اُس کی طرف
سے نیک گمان کرتے ہیں -
مذاق کرنا چھوڑ دے کیونکہ جس شخص سے تو مذاق کرتا ہے اُسے تیرے
مذاقیہ فقرہ سے رنج پہونچتا ہے (اور رنج بھی ایسا) جسے تو دفع نہیں
کر سکتا -
اپنے ہمسایہ کی پاس داری کو رائیگان نہ کر کیونکہ پاس داری کا رائیگان کرنے والا
شرف کامل کو نہیں پہونچتا - اور

مہمان کا اکرام کرتا کہ اُسے یہ تو معلوم ہو جاوے کہ سخی کون شخص ہے اور بخیل
یا لئیم خیر کون۔ اور
جب تجھ سے کوئی شخص اپنی خطا اور لغزش کی معافی مانگے تو درگزر کر کیونکہ
خداوند کریم کا ثواب اُس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔
حوادث زمانہ پر بے صبری نہ کر کیونکہ یہ کام احمقوں کا ہے۔
تیرا باپ جو وصیت کرے اُس کے ہر حکم کو مان کیونکہ اپنے باپ کا فرمان بردار
خراب اور خوار نہیں ہوتا۔

❖

اے گنہگار دم ہرگز نا امید نہ ہو کیونکہ خداوند کریم مہربان ہے۔ مگر
ہرگز بے ساز و سامان کے کوچ نہ کرو کیونکہ راہ خوفناک ہی خوفناک
ہے

❖

تو خداوند کریم کے اس قول سے خوش ہو (جیسا کہ) اُس کے آیات میں ہے
کہ اگر لوگ بدی سے باز آئیں تو اُن کے گزشتہ گناہ اُن کی بخشایش
کے لئے سفارشی ہوں گے۔

❖

اگر تو کسی بڑے مرتبہ کا طالب ہے تو لازمی طور پر احسان کر اور بخل سے
بچا رہ۔ اور
جب کوئی شخص تجھ پر زیادتی کرے تو اُس سے باز آ کیونکہ زمانہ اُس کا
بدلہ لینے والا کافی ہے۔

❖

مخلوق سے بے پروا ہوکر خالق کی طرف رجوع کر کیونکہ جھوٹی مخلوق سے
بے پروا ہوکر سچے خالق کے نام لینے والوں میں شمار ہوگا۔
خداوند کریم کے فضل سے روزی طلب کر کیونکہ بجز خدا کے کوئی روزی
دینے والا نہیں۔
جو شخص گمان کرتا ہے کہ روزی اُس کے ہاتھ میں ہے اُسے خدا پر بھروسہ
نہیں۔ یا
اگر وہ یہ بھی کہے کہ آدمی اُسے غنی کردیں گے تو اُس کے قدم بلندی مرتبہ
سے ہل گئے۔

÷

اگر روزی چارہ گری سے ملتی تو تُو میرا تعلق ساتویں آسمان کے تاروں کے
ساتھ پاتا۔ ولیکن
جس کسی کو عقل کے ذریعہ سے روزی ملی ہے اُسے تونگری کہاں ؟۔ کیونکہ
یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

÷

میں اُسی میں راضی ہوں جو خدا نے مجھے دے رکھا ہے اور میں نے اپنا کام
خدا کے سپرد کردیا ہے۔
جو کام ہو چکے اُن میں خداوند کریم نے (مجھ پر) احسان کیا اور جو باقی ہیں اُن میں
(بھی ضرور) احسان کرے گا۔

÷

علم میرا میرے ساتھ ہے جہاں کہیں میں ہوں وہ میرے تابع ہے (اور) میرا
قلب اُس کا ظرف ہے (جو) صندوق کی طرح خالی

نہین۔
اگر مین گھر مین ہون تو میرا علم میرے ساتھ ہے اور اگر بازار مین ہون تو وہان بھی وہ میرے ہمراہ ہے۔

❊

مین دیکھتا ہون کہ دنیا عنقریب جانے کے لیئے تیار ہے، اور قدم اور رات پردامن گردانے ہوے ہے۔ پس
کسی زندہ کے لیئے دنیا باقی نہین ہے اور نہ (بجز ذاتِ پاک) کوئی زندہ دنیا مین باقی رہنے والا ہے۔

❊

مین نے اس لیئے سفر کیا کہ اگر کوئی شخص سامنے آئے تو اُس سے پوچھون کہ آیا دنیا مین کوئی سچا دوست بھی ہے؟
(یہ سن کر) لوگون نے کہا کہ دو چیزین نادر ہین جو نہین ملتی: (ایک تو) سچا دوست اور دوسرے عنقا کا انڈا۔

❊

زمانہ کے سر پر خاک کہ یہ وقت نافرمانی کا ہے نہ کہ حق رسانی کا۔ کیون کہ سارے رفقائے زمانہ ناموافق ہین اور زمانہ مین تمام دوست ناراست ہین۔

❊

ہرگز دروغ گوئی نہ کر۔ جب سے آدمی پیدا کیئے گئے ہین (یا تو) رغبت سے آدمیون کا اکرام کرتے ہین یا خوف سے۔

❊

کسی چیز کو سمجھتے سمجھتے عاجز ہوجانا ہی اُس کا ادراک ہے اور خداوند کریم کی ذاتِ پاک

کا (دوسرون مین) تفحص کرنا شرک ہے۔

⁂

خداوند کریم کے سوا سب ہیچ ہے، پس تو اپنی ہمت کو بلند کر (کیون کہ) خالق عالم تیرے ان کامون (مین مدد دینے) کے لیئے کافی ہے جو تجھے اندوہگین کرینا۔

⁂

اے لکھنے والے جو کچھ تو لکھتا ہے وہ تیرا نوشتہ ہے، پس تو اپنے نوشتہ کو اچھا بنا؛ کیون کہ وہ تیری طرف نا پھرے گا۔

⁂

جو شخص خوش نصیب نہو اُس کی دوڑ دھوپ ہی اُس کی موت کے اسباب پیدا کر دیتی ہے۔ پس
تو اُس شخص سے کہہ دے جس کا حال ردگردان ہو کہ (اپنی) ہلاکت کے لیے دوڑ دھوپ نہ کر۔

⁂

فرض کر کہ دنیا تیرے موافق ہے تو کیا اب تجھے موت نہ آسے گی، اور تو دنیا کے ساتھ کیا کرے گا؟ - (دیکھ) میل راہ کا سایہ تیری رہنمائی کے لیئے کافی ہے۔

⁂

ہم نے فرض کیا کہ دنیا ہمارے پاس اپنے خزانے، جواہر قارون کا تمام مال اور قومون کی بادشاہت لے آئی۔
تو کیا ان سب کو فنا نہین؟ اس کے خزینہ دارون سے (خزانہ داری) کے

فوایدبھی دریافت کیئے جاتے ہین -

❖

دنیا چلتی پھرتی چھاوٗن سے زیادہ نہین، یا اُس مھمان کے مانند ہے جو ایک رات رہا اور پھر چل دیا - یا
اُس خواب کے مانند ہے جسے سونے والا دیکھتا ہے، یا اُس بجلی کے مانند ہے جو بلند ہی امیدمین چمکتی ہے -

❖

قریب ہے کہ مین اس قدر قناعت کرون کہ ایک دن کی روزی باقی رہ جائے اور بہت سا مال جمع نہ کرون -

❖

اگر تو دنیا کو نفیس شمار کرتا ہے تو خداوند کریم کا ثواب اُس سے بہت زیادہ برتر اور افضل ہے -
اگر انسان کی روزی تقسیم کی ہوی اور مقدر کی ہوئی ہے تو حرص کی کمی اُس کے روزی حاصل کرنے سے بہتر ہے - اور
اگر جسم انسان موت کے لیئے بنایا گیا ہے تو جوان مرد کا راہ خدا مین قتل ہونا افضل ہے - اور
اگر مرنے کے بعد سارا مال (وزر) چھوڑنے کے لیئے ہے تو اُس مال متروکہ کا کیا حشر ہونے والا ہے جس کے لیئے انسان (اس قدر) بخل کرتا ہے -

❖

اگر انسان ساٹھ برس زندہ رہا تو راتون کے واقع ہونے سے اُس کی عمر نصف

رہ گئی۔ اور
اُس کی چوتھائی عمر غفلت مین گذرتی ہے، یہان تک کہ اُس کے سیدھے ہاتھ کو
اُلٹے ہاتھ کی خبر تک نہین ہوتی۔ اور
نصف کی تہائی مین امیدین ہین اور حرص ہے اور رحلت اور انتقال کا قصد
(یا اہتمام) ہے۔ پس
انسان کے لیے درازی عمر کی خواہش نادانی ہے، کیون کہ اُس کی عمر کی تقسیم
اسی طرح ہے۔

٭

زمانہ گزر گیا اور دن جاتے رہے، اور اُن کا نتیجہ گناہ ہے۔ اور اُس شے کی
وجہ سے جس کی تو خواہش کرتا ہے حق سے غافل ہے۔
فریفتگی اور حسرت تیرا سرور ہے (اور اِن کے بغیر) تیری زندگی (گویا) محال اور
باطل ہے۔
تو دنیا سے توشہ لے، کیون کہ تو (یہان سے) ضرور کوچ کرنے والا ہے اور
جلدی کر کہ موت ضرور آئے گی۔
دنیا کی حالت اُس شتر سوار کے مانند ہے جس نے شام کو (سرائے مین پڑرہنے کی
خاطر) اونٹ کھولا اور صبح کو کوچ کرنے والا ہے۔

٭

اگر تو قوم کے کامون کے لیے ایک رات بھی متولی کیا جائے تو
یقین جان کہ اُس قوم سے ضرور سوال کیا جائے گا؟ اور
جب تو کسی جنازہ کو قبر کی طرف لے جانے کی خاطر اُٹھائے
تو یقین جان کہ اُس کے بعد تو بھی اِسی طرح اُٹھایا

جائے گا۔

÷

دنیا اور اقبالِ دنیا کیا خوب ہے! (مگر شرط یہ ہے کہ) جو شخص دنیا کو پائے خداوندکریم کی اطاعت بھی کرے۔
جو شخص اپنے فضل (وعطا) سے لوگون کی غمخواری نہین کرتا وہ دنیا کے اقبال کے ساتھ اپنے لئے ادبار پیش کرتا ہے۔
اے جابر! زوالِ مال سے پرہیز کر اور اپنے مالِ دنیا سے اُس شخص کو دے جو سوال کرے۔
اکثر ہم نے اہلِ ثروت کو دیکھا کہ جب تونگری نے اُن کی طرف رخ کیا تو اُنہون نے شکر ادا نہ کیا۔
اُنہون نے اپنے مال کے سبب سے (اہلِ) دنیا سے تکبر کیا اور اپنے بخل کے سبب سے مال کو قفلون مین بند کر دیا۔
اگر وہ شکر کرتے تو (خداوندکریم) اُن کے شکر کا بدلہ دیتا۔ اُس شکر کے متعلق منقول ہے جو اُنہون نے لکھا:۔
"ہرآئینہ اگر شکر کرو تم تو زیادہ دین گے ہم تم کو" لیکن اُن کے کفر نے اُنہین ہلاک کر دیا۔

÷

مصائب کے آنے سے قبل ہی صاحبانِ عقل اُن کا اندازہ کر لیتے ہین۔ پس
اگر کوئی مصیبت یکایک آگئی تو اُن کے لئے ایک امر خیالی ہے۔

÷

جب مصیبتین جمع ہون تو بخل بدترین آفات ہے اور بخل سے بدتر وعدہ کر کے
اُس کے ایفا مین بخل یا دیر کرنا ہے۔ اور
اس وعدہ مین خیر نہین جس مین دروغ شامل ہو اور نہ ایسے قول مین خیر ہے
جو فعل مین آئے۔
جس حالت مین تو صاحب علم تو ہو مگر صاحب عقل نہو تو تیری مثال ایسی ہے
جیسے کسی شخص کے پاس پاپوش تو ہو مگر وہ لنگڑا ہو۔ اور
جب تو صاحب عقل ہے مگر عالم نہین تو تیرے پیر تو ہین مگر پاپوش
نہین (رکھتا)
آگاہ ہو کہ انسان صرف عقل کا غلاف ہے اور اُس غلاف مین کوئی خوبی نہین
جس مین تلوار نہو۔

⁂

اگر یہ علم (خیالی) آرزو کرنے سے حاصل ہوجاتا تو دنیا مین کوئی شخص جاہل
نہ رہتا۔ (مگر)
تو کوشش کر اور سستی اور غفلت نہ کر کیونکہ جو شخص کاہلی کرتا ہے اُس کے
لیئے آخرت مین ندامت ہے۔

⁂

ہم اُسی پر راضی ہین جو ہمارے لیئے خدا نے تقسیم کر دیا ہے: کہ ہمارے لیئے
علم ہے اور دشمنون (یا جاہلون) کے لیئے مال ہے۔
مال کے لیئے بہت جلد فنا اور زوال ہے اور علم باقی ہے جو زایل ہونے والا
نہین

⁂

فی الحقیقت وہی شخص بے نیاز ہے جو دل کا بے نیاز ہو، اور وہ شخص بے نیاز نہین ہوسکتا جو (افزایشِ) مال کے باعث بے نیاز ہو۔ اسی طرح
وہ شخص کریم ہے جو اپنے اخلاق مین کریم ہو، اور وہ شخص کریم نہین ہوسکتا جو صرف اپنی قوم اور بال بچون کے ساتھ کریم ہو۔ اور
یہی حال اُس فقیہہ کا ہے جو اپنی چرب زبانی سے فقیہہ بن بیٹھا ہو۔

✣

جب بولنے کا موقع نہو تو بک بک نہ کر اور خاموشی کی مداومت کر جو عقل کو زینت دینے والی ہے۔
انسان اپنی لغزشِ پا سے نہین مرتا بلکہ لغزشِ زبان سے اُسے موت آجاتی ہے۔ پس
تو اپنے قول کو فاش کرنے کے لئے بے تاب نہو، کیون کہ اس طرح تو اُس سے کہین زیادہ اپنے دشمن پیدا کرے گا جتنے تیرے لغزشِ پا سے ہوسکتے ہین۔

✣

زندگانی کی قسم کہ خلق مین اکثر اوقات تلخی ہے اور مردون کی ناقدری کی گرانی گران (تر) ہے۔ اور
مین نے کسی کو نہین دیکھا جو اپنے نفس کا عیب دیکھتا ہو باوجود اس کے کہ خوبی اُس پر مخفی نہو۔ اور
ایسا کون ہے جو آدمی سے سلامتی کے ساتھ نجات پائے؟ کیون کہ انسان کے متعلق قیل و قال ظنی طور پر ہوا کرتی ہے۔

تجھ کو قوم اُس وقت بزرگ سمجھے گی جب تو بے پرواہ ہو گیا، اور ہر ایک بے پروا
اور بے نیاز آنکھوں مین بزرگ ہے۔ اور
بے نیازی ہی جوان کی زینت ہے (اور وہ بے نیازی یہ ہے) کہ وہ رات کو
مہمانی کرتا ہے اور صبح کو بخشش کرتا ہے۔ اور
(انسان) کبھی محتاج نہین ہوتا اگرچہ (اس کی ہستی) مٹ جائے (اور) غنی اور
بے نیاز کبھی بخیل نہین ہوتا۔

⁂

تو اپنے نفس کو دیکھ اور اُس کو اُس شے پر برانگیختہ کر جو اس کو آراستہ
کرے۔ تو سلامت روی کے ساتھ زندگی بسر کر تاکہ لوگ تیری
تعریف کرین۔
آدمیون مین خوبیان ہی خوبیان دیکھ (برائیون کی طرف نگاہ بھی نہ کر)، اگرچہ زمانہ
تجھ سے موافقت نہ کرے یا دوست جفا کرے ......
اگر آج کے دن کی روزی تنگ ہو تو کل صبح تک صبر کر شاید کہ زمانہ کی ایذا رسانی
تجھ سے دور ہو جائے۔
غنی دل عزیز (خلایق) ہوتا ہے اگرچہ قلیل المال ہی کیون نہو۔ اور غنی مال دار
(تو) ہوتا ہے مگر (اپنے بخل کے باعث کبھی) ذلیل (بھی) ہو جاتا ہے۔
جب تو اُس کے مال لینے سے بے پرواہ ہوا تو تو جوا د ہے، اور افلاس
کے احتمال کے وقت (گویا) تو اپنے آپ بخیل ہے۔ اور
جب تو لوگون کا شمار کرے تو کثرت سے تیرے بھائی نکل آئین گے لیکن مصیبتون
کی آزمایش کے وقت اُن کی تعداد قلیل ہے۔

⁂

اگر تو کسی روز تنگ دست ہی کیون نہو جائے مگر بے قراری نہ کر کیون کہ تو کسی زمانہ مین بہت دنون تک کشادہ دست رہا ہے - اور

خداوند کریم سے نا امید نہو، کیون کہ نا امیدی لازمی طور پر کفر ہے (اس کے سوا) ممکن ہے کہ خدا تھوڑے دنون مین تجھے تونگر کردے - اور

اپنے پروردگار کے متعلق بدگمانی نہ کر، کیون کہ خداوند کریم ضرور خوبی اور نکوئی کے ساتھ ادا کرتا ہے -

تمام اقوال سے خداوند کریم کا قول صادق تر ہے کہ: "تو نے دیکھا ہے کہ تنگ دستی کے بعد کشایش ہے" -

❊

مین نے برسون آدمیون کو آزمایا ہے، مگر اُس شخص کے مانند کسی کو (بدتر) نہین پایا جو اپنے مال پر اتراتا ہو - اور

حوادث زمانہ مین از روے ہول کے اُس سے زیادہ کوئی چیز سخت اور دل دہلانے والی نہین پائی کہ آدمیون سے دشمنی کی جائے - اور

مین نے تلخی اشیا کو تمام تر چکھا ہے مگر سوال سے زیادہ بدمزہ کوئی شے نظر نہ آئی -

❊

پہاڑون کی چوٹیون سے پتھر اُٹھا لانا میرے نزدیک اس سے کہین زیادہ بہتر ہے کہ آدمیون کا احسان لیا جائے -

لوگ کہتے ہین کہ پیشہ مین عار و ننگ ہے مگر مین نے کہا کہ عار ذلتِ سوال مین ہے -

❊

مین تمام دیتا ہے (اس لیے) ہمت پیش نہین آتا کہ عزت مراتب کو ذلت کے
بدلے خرید کرون - اور
ایسی پیدائشی سرنگین آنکھہ کو عزیز رکھتا ہون، جس مین سرمے کی منت
نہ دیکھی جاے -

⁂

میرا گھر اُس شخص کے لیے اونٹ بٹھانے کی جگھہ (یعنی سراے) ہے جو (یہان)
آکر اُترے اور میرا توشہ اُس شخص کے لیے مباح ہے جو اُسے
کھاے -
اگرچہ نان و سرکے کے سوا (میرے پاس کچھہ) ہو، مگر مین ماحضر پیش کرتا
ہون -
مرد بزرگ اِس سے ضرور راضی ہوگا اور کمینہ کے لیے یہ (سبب) وبال ہوگا -

⁂

جوان مرد کا اپنے فقر مین صبر کرنا اُس کو بزرگ کرتا ہے اور اپنی آبرو کو رائگان کرنا
اس کو ذلیل کرتا ہے -
اگر معیشت قلیل سے (کسی) نوجوان کو ایک روٹی بھی مل جاے تو حالت گرسنگی
مین وہی کافی ہے -

⁂

مین وہ مرد ہون کہ میری ساری عزت خداوند کریم کی مہربانی سے ہے - میرا آخر میرے
اول سے زیادہ وارث بزرگی ہوا ہے
جب مین کوئی نیکی کرتا ہون تو بغیر سوال کے اُس پر اور اضافہ کرتا ہون
اور

جب میری رفاقت کوئی نادار دوست کرتا ہے تو مین اُسے توشہ سے اِس قدر قریب کرتا ہون (یعنی اسقدر دیتا ہون) کہ وہ سیر ہو جاے

اور

جب مجھپر سختی آتی ہے تو مین اُسکی کشایش جانتا ہون اور جب بے وفائی میری طرف رخ کرتی ہے تو اُسے پھٹکنے بھی نہین دیتا۔ اور

جب کوئی شخص میرے پاس کسی حادثہ سے نالان آتا ہے تو مین مثل شہاب درخشان کے اُسکی فریاد کو پہونچتا ہون۔ اور

اپنے ہمسایہ کو اپنی عیال مین شمار کرتا ہون کیونکہ اُس نے (اپنے رہنے کے لیے) سارے مکانون کو چھوڑکر میرے مکان کی قربت اختیار کی۔ اور

مین اپنے ہمسایہ کی حفاظت کا، مع اُس کے اہل و عیال کے پورے فرض کے ساتھ ذمہ دار رہا (ہون) اور (مین نے) اپنی جانب سے کبھی حیلہ نہین کیا۔

مثنوی

صاحبانِ کینہ کو تحفۂ سلام دے کیونکہ تیرے اس تحفہ سے اُن کے دلون کو تسلی ہوگی۔ اور کبھی پاپوش (جیسی حقیر چیز) کی بھی حفاظت کی جاتی ہے (نہ کہ خود تیری جان و آبرو)۔ پس

اگر وہ ناگواری سے بھی تیرے سلام لینے سے روگردانی کرین تو تو اُنھین تکریم کے ساتھ سلام کر۔ اور اگر وہ تجھہ سے کلام کرتے ہوے رکین تو وجہ نہ پوچھ

اگر کسی شخص کی بات تجھے بُری معلوم ہوتی ہے اور کوئی شخص تیرے پیچھے تیری

بدگوئی کرتا ہے تو تو سمجھ لے کہ وہ کچھ کہتا ہی نہین۔

۲۰

مین تمہارے جدائی کو دوست رکھتا ہون اگرچہ بخوشی نہین (کیونکہ مین جانتا ہون کہ) اِن کے بعد وصال کا زمانہ قریب ہے۔

مین ایام وصال کو اس لئے ناگوار خیال کرتا ہون کہ مین دیکھتا ہون کہ تمام اشیاء مائل بزوال ہین۔

۲۱

اے بیٹے! جس وقت قوم ترک جوش مین آئے" تو اُس وقت ولایت اور غلبۂ مہدیؑ کا انتظار کریو کہ وہ قایم بعدل ہوگا۔ اور

بادشاہان۔ زمین غلبۂ آلِ ہاشم سے خوار ہون گے اور اِن بادشاہون کی وہ شخص بیعت کرے گا جو بیہودہ ہوگا

وہ اطفال مین سے ایک طفل ہوگا (اور) اُس کی راے درست نہ سمجھی جاے گی اور نہ کوئی اُس کی عزت کرتا ہوگا (یعنی وہ کس مپرسی کے عالم مین ہوگا) پس

اُس وقت وہ قایم حق کو برپا کرے گا جو تم مین سے ہوگا اور حق کے ساتھ عمل کرے گا۔

وہ نبیؐ کا ہم نام ہوگا، میری جان اُس پر فدا۔ پس اے بیٹے! اُس کو نہ چھوڑیو اور اُسکی طرف شتاب مدد کیجیو۔

۲۲

تم کو تین چیزون کا پوشیدہ رکھنا لازم ہے: اپنی شجاعت (طاقت) اپنا علم اور اپنا مال۔ کیونکہ

آدمی ان چیزون کے دشمن ہین، اور کوئی دشمن ان چیزون کے زوال کے سوا راضی نہین ہوسکتا۔

÷

کتنے (ہی) خردمند و دانشور، دانا (اور) کامل العقل مفلس اور بے دسترس ہین۔ اور
کتنے جاہل ہین جن کے یہان مال (و دولت) کی افراط ہے۔ یہ اندازہ خداوند غالب و دانا کا ہے۔

÷

زمانہ ایک عالم خواب و بیداری سے زیادہ نہین یا (یہ سمجھنا چاہیئے کہ) ایک شب و روز ہے درمیان خواب و بیداری کے۔
ایک قوم زندہ (ہوتی) ہے اور ایک مرتی ہے، اور زمانہ حکم کرنے والا ہے، جیسے ملامت کی کوئی وجہ نہین۔

÷

جب تجھے کوئی نعمت ملے تو اُس کی رعایت رکھہ۔ گناہ کرنا نعمت کو دور کرتا ہے۔ اور
خدا کا شکر کرکے نعمت کی حفاظت کر، (کیونکہ ضرور) خدا سخت بدلا لینے والا ہے۔ اور
تو خواہ تونگر ہو یا تنگ دست مگر زندگی رنج ہی مین کٹے گی (اور افکار دنیا سے کسی کو مفر نہین)۔

÷

کمینون کی دوستی سے پرہیز کر اور بزرگون اور بزرگ زادون سے دوستی پیدا

کرے۔ اور
زمانہ پر ایک روز بھی اعتبار نہ کر۔ کیونکہ زمانہ ظاہر ظہور تار رشتۂ سلک ہے۔
اور
کسی قوم کی نیکی پر حسد نہ کر اور (اعمال حسنہ کے لحاظ سے) اُنہین ملجا تا کہ تو بہشت
مین جگہ پائے۔ اور
خداوند کریم پر اعتماد رکھ جو خداوند نعمت اور بڑے انعام کا دینے والا ہے
اور
علم کا جویان ہو اور علمی نکات پر بحث کر اور حرام و حلال مین فرق
کرے۔ اور
درشتی اور بیہودگی کے ساتھ بات نہ کر اور اس طرح بات کر کہ خداوند کریم کو (بھی)
اپنے کلام سے راضی کرلے۔ اور
اگر دوست خیانت کرے تو تو اُس کی خیانت نہ کر اور ہمیشہ اپنی ذات کی
حرمت اور حفاظت کرتا رہ۔ اور
کینہ کا بوجھ اپنے بھائیون پر نہ ڈال اور گناہون سے عداوت کر اور (خطائین)
بخش دے تاکہ تو (بھی) بخش دیا جائے۔

شعر

مین احسان کو دیکھتا ہون کہ آزاد مرد کے نزدیک دین ہے اور غلامون کے
نزدیک عیب اور مذمت۔ (اور اُس کی مثال ایسی ہے)
جیسے قطرات آب باران سیپیون مین موتی ہو جاتے ہین اور دہان مارمین
مہلک زہر

جب تو کسی کریم سے کوئی حاجت طلب کرے تو اُس سے تیری ملاقات
اور سلام کرنا ہی کافی ہے۔
جب وہ تجھے سلام کرتا دیکھے گا تو تیری ضرورت کا (اسی طرح) خیال کرے گا
گویا اُس پر (تیری حاجت روائی) فرض ہے۔

⁂

راز کو کریم کے سوا کسی کے سپرد نہ کرو کیونکہ بزرگ آدمیون کے نزدیک
راز (آخر) راز ہے۔ اور
میرے نزدیک راز اُس خانہ کے اندر ہے جس کا دروازہ بند کیا ہوا ہے
اور (نہ صرف) جس کی کنجی گم ہو گئی ہے (بلکہ) دروازہ مہر زدہ ہے

⁂

جب تو صاحبِ اقتدار ہو تو ظلم ہرگز نہ کر (کیونکہ) ظلم کی کھیتی (انسان) کو ندامت
تک پہونچاتی ہے۔ پس
اے میرے فرزند! دعائے مظلوم سے پرہیز کر تا کہ تیر ہائے ناگاہ تجھ تک
تاریکی مین نہ پہونچین۔
(رات کا وقت ایسا ہے کہ) تو سوتا ہے اور مظلوم بیدار رہے۔ وہ تجھ پر
دعائے بد کرتا ہے اور خداوند کریم کی آنکھ (اپنے بندون کا حال دیکھنے سے)
بند نہین ہوتی۔

⁂

اگر آدمی تجھ سے مذاق کرین تو تو اُن سے ہرگز مذاق نہ کر۔ مین نے کسی قوم کو
(ایسا) نہین دیکھا کہ اُس نے باہم مذاق کیا ہو اور وہ سلامت رہی ہو
کیونکہ

جراحت جراحتِ زبان ہے، جیسے تو جانتا ہے، اور اکثر کہا گیا ہے کہ مذاق کے سبب سے کشت و خون تک نوبت پہونچتی ہے۔

❀

تیرا بھائی وہ ہے کہ اگر زمانہ کے ہاتھوں تجھ پر کوئی حادثہ پڑ جائے تو باوجود حادثہ کی سختی کے تجھ سے جدا نہو۔ اور

وہ شخص تیرا بھائی نہیں ہے کہ اگر تیرے کام منتشر ہوں تو تجھ کو ہمیشہ اندوہگین اور لعنت ملامت کرے۔

❀

جو شخص روتا ہے اسلام پر روئے، کیونکہ اسلام اور اُس کے نشان ترک ہو گئے۔

تحقیق کہ اسلام جاتا رہا مگر بہت تھوڑے آدمیوں میں باقی رہا ہے، جن کے لئے وہ لازم ہے۔

❀

رات کو اپنی بی بی کے ساتھ نرمی اور ناز سے خلوت کر اور تجھے روا نہیں کہ اُسے غضبناک ہو کر ہاتھ لگائے۔

❀

اے سید کریم کی بیٹی فاطمہ! (اور) اے اُس نبی کی بیٹی جو کبھی بُرائیوں کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔

تحقیق کہ اللہ ہمارے پاس اُس یتیم کو لایا ہے" جو شخص آج رحم کرتا ہے وہی رحیم ہے"۔

وعدہ گاہ اُس کی جنت ہے، جس میں آسایش ہے (اور) خداوند کریم نے نااہل

پر حرام کیا ہے۔
جو بخیل نہین وہ سلامتی سے زندگی بسر کرے گا اور بخیل کے لیے ہر طرف سے
بُرائی ہے۔ اور
بخل اُس کو دوزخ مین ڈالے گا اور اُسکے پینے کے لیے پیپ اور دوزخ کا
گرم پانی ہوگا۔
یہ خدا کی راہ مستقیم ہے۔

❖

حضرت فاطمہ جواب دیتی ہین :-
مین یتیم کو کہانا دیتی ہون اور فقر کی پرواہ نہین کرتی، باوجود سے کہ خداوند کریم نے
میرے عیال پر بہت زیادہ بخشش کی ہے۔
اُنہون نے بہوک مین (دن بسر کیا اور) شام کی اور وہ میرے شیر بچے ہین
اُن مین سے چہوٹا اچانک قتل کیا جاے گا۔ قاتل کے لیے ناگواری
کے ساتہہ سختی ہے۔

❖

عیش کے لیے رنگین نہو۔ اس سے زیادہ اور کیسا اچھا ہے کہ خداوند کریم کی جانب سے
رزق عطا ہونا ضروری امر ہے۔
تہوڑے پر قناعت کر اور بے پرواہ ہو۔ مرجا مگر لیئم سے عیش طلب
نہ کر۔

❖

جس شخص کی سرشت کریم ہے وہ آداب فاضلہ سے آراستہ اور خوبیون سے
متصف ہوگا۔ اور

جس شخص مین طمع کم ہوگی وہ دنیا مین امن سے رہے گا۔ اور
کوئی جوان یہ نہین جانتا کہ اُس کو زندگی مین کس قسم کے حادثہ سے مقابلہ کرنا
پڑے گا۔ پس
اگر تیرے ساتھہ زمانہ جفا کرے تو تو صبر کر اور خداوند کریم کے ساتھہ ستودہ
مقاصد رہ۔ اور
خواری مین نہ پڑ کہ درحقیقت خواری مین زندگی خواری سے کٹے گی۔
اور
اگر صاحبان کرم تجھے کوئی اچھی چیز دین تو شکرگزاری کے ساتھہ اُن کی
تعریف کر۔

÷

صبر اُس چیز کی کنجی ہے جس کے لئے انسان امیدوار ہو اور ساری نیکیان اُسی
سے حاصل ہوتی ہین۔ پس
اگرچہ صبر کا زمانہ بڑا ہو تو بھی صبر کر کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ (صبر سے)
شوخ گھوڑے (بھی) رام ہو جاتے ہین۔ اور
اکثر نا امیدی کی حالت مین بھی صبر کرنے سے انسان اپنے مقصد کو پہونچ جاتا ہے

÷

جب آفات زمانہ نازل ہون تو تو اُن سے گھبرا نہ جا کیونکہ آفات دنیا ہمیشہ
پیدا ہونے والے ہین۔
اکثر نعمتون پر تو نے خداوند کریم کا شکر ادا نہین کیا ورنہ دشواریون کے وقت
وہ تیرے لئے مفید ہوتا۔

÷

کام مین آسانی پیدا کرنا کہ تیری زندگی راحت سے گزرے۔ بہت کم ایسے کام
ہین جنہین تو آسان کرنا چاہے اور آسان نہون۔
(اگرچہ) انسان کے سب کام سہل نہین ہین مگر یہی نا کہ وہ آسان اور دشوار دونون
قسم کے ہین۔
تو رنج کے گھر مین آسایش طلب کرتا ہے (حالانکہ) وہ محروم ہے جو موہوم شے کا
"متلاشی" ہو۔

⁂

جب تیرے اقبال کی ہوا چلے تو تو اُسے غنیمت جان کیون کہ ہوا کے ہر جھونکے
کا انجام سکون ہے۔
ایسے وقت نیکی کرنے مین غفلت نہ کر کیون کہ تجھے معلوم نہین کہ ہوا کب
تھمے گی۔

⁂

زمانہ مجھ سے پھر گیا، اور وہ نہین جانتا کہ (آخر مین) مین ہی غالب ہون گا، کیون کہ
(مجھے معلوم ہے کہ) خطرات اور کام آسان ہو جاتے ہین۔ پس
دن (اس لئے) گزرتا ہے کہ مجھے بڑا کام دکھلا دے کہ کیون کر ہوتا ہے،
اور مین شب گزاری کرتا ہون تاکہ اُسے یہ دکھاؤن کہ صبر کیون کر
ہوتا ہے۔

⁂

زمانہ نے مجھے ادب دیا اور نا امیدی نے بے نیاز کیا، اور قوت نے قناعت
دی اور صبر نے پرورش کیا۔ اور
تجربہ نے مجھے زمانہ سے مضبوط کیا؛ یہان تک کہ مین نے اُس شخص کو باز رکھا جو

مجھے باز رکھتا تھا۔

ب

مخلوق کے لئے طمع میں فروتنی نہ کر! کیونکہ درحقیقت یہ بات تیرے دین میں حقارت ہے۔ اور
(ہر چیز) خداوند کریم سے طلب کر جو اُس کے خزانوں میں ہے۔ پس تمام باتیں امر "کن" میں موجود ہیں۔
تحقیق کہ جس شخص سے تو امیدوار اور آرزو رکھتا ہے وہ خلقِ خدا سے ایک مسکین پسر مسکین ہے۔
دنیا اور دین میں بخشش کیا خوب ہے اور اُس میں بخل بدتر ہے۔
دین اور دنیا کیا خوب ہیں جب دونوں جمع ہوں۔ خدا اُس شخص کو برکت نہ دے جو دنیا میں بغیر دین کے ہو۔
اگر یہ ممکن ہوتا کہ عقل سے عقلمندوں کی تونگری زیادہ ہوتی تو ہر دانشمند قارون ہوتا۔ ولیکن
خدائے حاکم کی جانب سے روزی ترازو میں ہے جو دانشمند اور نادان دونوں کو دیتا ہے۔

ب

جو بات نہیں ہونی ہوتی وہ چارہ گری سے بھی نہیں ہوتی، اور جو ہونے والی ہے جلد ہو جاتی ہے۔ اور
قریب ہے کہ جو بات ہونے والی ہے اپنے وقت پر ہو، اور جاہل رنجیدہ اور اندوہگین ہے۔
مرد قوی کوشش کرتا ہے مگر اپنی کوشش سے بہرہ مندی کو نہیں پہونچتا اور

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سست اور ناکارہ آدمی بہرہ مند ہوتا ہے۔

٭

جب انسان اُس چیز سے راضی نہین ہوتا جو اُس کے امکان مین ہے تو اُس کی موجودہ آرام سے آراستہ تر نہین مل سکتا۔ اور

(جب) تعجب کے ساتھ تکبر مین ڈالا جاتا ہے تو اُسے وہ برداشت کرنا پڑتا ہے اور اُس کے تکبر کے باعث دور زمانہ اُسے چکر دیتا ہے۔ اور اسے وہ (بعض اوقات) اچھا جانتا ہے۔ پس (تو)

اُسے چھوڑ دے کہ یہ بڑی بات ہے۔ ممکن ہے کہ کسی دن گھڑی بھر کے لئے تو ہنس لے اور سال بھر تک روتا رہے۔

٭

اپنے نفس سے حیا کی پرورش اور حفاظت کر، اور دنیا سے پرہیز کر اور اُس سے بے خطر ہو۔

دنیا مین تو اس لئے آیا ہے کہ موت کا استقبال کرے اور یہان تو اس لئے لایا گیا ہے کہ یہان سے نکال دیا جائے۔

قریب ہے کہ تیرا ذکر تیرے بعد باقی رہے، پس دیکھ کہ تجھے کیا بات عزیز ہے۔

٭

دنیا اہل دنیا پر صبح و شام دو بار منقلب ہوتی ہے۔ پس اُس کی صبح جمع کرنے کے لئے ہے اور شام پراگندگی کے لئے۔

٭

اے شخص! یہ وہ بلاد ہے کہ بھائی بھائیون کے حکم مین نہین ہین۔ اُس کے تمام بھائی ظالم ہین، اُن کے دو زبانین ہین اور دو منہ۔

تجھ سے (بظاہر) خوش روی سے ملتے ہین مگر اُن کے دلون مین درد و بغض پوشیدہ ہے۔ یہان تک کہ

جب تو اُن کی نظر سے غائب ہوتا ہے تو تجھ پر دروغ اور تہمت کے تیر برساتے ہین۔

یہ وہ زمانہ ہے کہ اُس کے اہل ایسے ہی ہین۔ دو آدمی (بھی) تجھے دوست نہین رکھتے۔

اے شخص! تو اپنے زمانہ مین تنہا ہو جا اور کسی آدمی سے اُنس نہ کر۔

عورتون کے معاملہ مین کسی بھائی کو اپنے بھائی سے بھی بے خطر ہونا چاہئے؛ کیون کہ آدمیون مین عورتون پر کوئی امین نہین۔

ہر شخص جو پارسا ہو اور پارسائی کی کوشش کرے (ممکن ہے کہ) اُس کی نگاہ خیانت کر جاے۔ اور

جس شخص پر تجھے اعتبار ہو اُس سے قبر زیادہ وفادار ہے؛ کیون کہ عورتون (کی عصمت) کی حفاظت کے لئے قبر ہی خوب امن کی جگہ ہے۔

جب تک عورت تجھ سے وفا کرے تو اُس سے فائدہ اُٹھا اور جب تجھ سے جدا ہو تو اُس کی جدائی کا غم نہ کر۔

اے قوم! فضول سفر نہ کر؛ کیون کہ مسافر جہان کہین جاتا ہے مسافر ہی رہتا ہے۔

نجومی میرے پاس آکر مجھے ستارون کی گردش اور جو کچھ اُن کے شر سے ہونے والا ہے اُس سے ڈراتا ہے - اور
مین اپنے گناہون سے ڈرتا ہون - اس لئے اُن کے شر سے محفوظ ہون -

÷

ہم وہ ہین کہ جب کمینے فرشِ عزت پر بیٹھتے ہین تو ہم اُٹھ کھڑے ہوتے ہین -

÷

خوفِ جواب سے بزرگ صفت انسان اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے - ......

÷

اُن باتون سے جو غصہ مین لانے والی ہین مین گران گوش رہتا ہون، اور بردباری اِس لئے کرتا ہون کہ وہ مجھ سے مانوس ہے - اور تحقیق کہ
مین بدگوئی کو اس لئے ترک کرتا ہون کہ اُس بات کا جواب نہ پاؤن جو مجھے ناگوار ہے -

÷

وہ مردِ بزرگ نہین ہوسکتا جو مرتبہ کو پہونچے یا مالدار ہو جائے تو اپنی بزرگی پر فخر کرے -
اگر آزاد مرد بادشاہ کی طرف سے فضلِ مال یا جاہ کو پہونچتا ہے تو اپنے بھائیون کی عزت زیادہ کرتا ہے -

÷

تحقیق کہ بزرگیان اخلاق پاکیزہ (سے حاصل ہوتی ہین) - پس "دین اول اخلاق اور عقل خلقِ دوم ہے - اور
علم اُس کا تیسرا اور عمل اُس کا چوتھا ہے، اور جود اُس کا پانچوان اور فضل اُس کا

چھٹا ہے۔ اور
احسان اُس کا ساتوان اور صبر اُس کا آٹھوان ہے، اور شکر اُس کا نوان اور
یقیناً دسوان آدمیون کے ساتھ نرمی کرنا ہے۔ اور
نفس جانتا ہے کہ جب مین نفس کا گناہ کردن تو راستباز نہین ہون اور نہ راہ راست
پانے والا۔

÷

نفس انسان اُس سے بے صبری کرتا ہے تاکہ محتاج ہو جائے۔ حالانکہ محتاجی
اُس تونگری سے بہتر ہے جو انسان کو گمراہ کرے۔ اور
نفس کی بے نیازی ہی روزی کے لئے کافی ہے، اور اُس سے انحراف
کرے تو دنیا مین جو کچھ ہے وہ بھی اُس کے لئے کافی نہین ہو سکتا۔

÷

نفس کو قناعت کی طرف مائل کر ورنہ وہ تجھ سے اُس سے زیادہ مانگے گا جو
تجھے کفایت کرے۔

÷

اگر تو چاہتا ہے کہ خیریت سے زندگی بسر کرے تو دنیا پر نہ رشک کر نہ بخل
اور نہ حرص۔

÷

جب آدمیون کے ہاتھ سے تیری پیاس نہ بجھے تو سیرابی کے لئے تجھے قناعت
کافی ہوگی۔ پس
تو اُس آدمی کی مثل ہو جس کا پاؤن (تو) خاک پر ہو اور ہمت کا سر بالائے پروین ہو۔
تحقیق کہ ....

آبروریزی سے آب حیات کا بہانا زیادہ آسان ہے

بندگانِ خدا پر عتاب نہ کر کیونکہ یہ ممکن نہین کہ خداوند کریم تیری روزی کی اجازت دے اور وہ تیرے پاس نہ آئے۔

اپنے وقت پر قضا و قدر ہو گذری اب وہ تیرے پاس گویا بہتر وقت مین آئے گی یا تو (خود) اُس کے پاس پہونچے گا۔ پس

اپنے خداوند کریم پر اعتماد رکھہ کیونکہ حقیقتاً وہ اپنے بندہ پر اُس سے زیادہ مہربان ہے جتنا ایک باپ اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔ اور

اپنی بے نیازی ظاہر کر اور اپنے فقر کو یہان تک نگاہ رکھہ کہ وہ تیرے پیٹ کو لاغر و نزار کر دے اور تو اُسے ظاہر نہ کرے۔ اور

آزاد مرد کے اندام کو ناکامی لاغر کرتی ہے مگر وہ اُسے دل ہی مین چھپائے رکھتا ہے۔

نفس دنیا پر روتا ہے حالانکہ وہ اِس بات کو خوب جانتا ہے کہ حقیقت مین دنیا کی سلامتی اُن چیزون کے ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے جو اُس مین ہین

مرد کے لئے موت کے بعد کوئی گھر نہین ہے جہان وہ ٹھیرے مگر وہی جیسے موت سے پہلے اُس نے بنالیا ہو۔ پس

اگر نیکیون سے بنایا تو اُس مین قیام کرنا ہی اچھا ہے اور اگر بدی سے بنایا تو اُس کا مقیم بے بہرہ ہوگا۔

وہ سب بادشاہ کہان ہین جو اپنی موت کے وقت تک (خلق خدا پر) مسلط تھے

ہر نفس کے لئے اگرچہ وہ پرخوف ہی کیون نہو موت کی امید ہے، اور یہ امید اُسے قوی دل رکھتی ہے۔ پس

مرد امید کو کشادہ کرتا ہے اور زمانہ اُس کو تنگ کرتا ہے، اور نفس امید کو پراگندہ کرتا ہے اور موت اُس کو لپیٹتی ہے۔

ہم اپنے مال ورثا رکے لیئے جمع کرتے ہین اور اپنے مکانات دست برد زمانہ کے لیئے تعمیر کرتے ہین۔

(دنیا مین) بہت سے شہر آباد ہوکر ویران ہو گئے اور وہان کے رہنے والون کو موت آگئی۔

٭

کاش! موت کے بعد ہم یون ہی چھوڑ دیے جاتے تاکہ موت ہر زندہ کے لئے موجب آسایش ہوتی۔ لیکن

جب ہم مرین گے تو اُٹھائے جاینگے اور اُس کے بعد ہر شے سے متعلق ہم سے سوال ہوگا۔

٭

جب نفس کے لیئے میرا سینہ تنگ ہو تو اُس مین کشادگیان ہین۔

مین نے اپنے ہاتھ سے زمین کھودی اور اُس کے لیئے اپنا بیج ظاہر کیا۔ پس جس وقت زمین اُگائے تو یہ کھیتی اُسی کی ہے جو بوتا ہے۔

٭

زمانہ پر دونون حالتون مین تعجب ہے، اور اُس بلا پر (بھی) جس مین زمانہ کے ہاتھون سپرد کیا گیا ہون۔

مین زمانہ کے ہاتھون بہت دنون تک رویا مگر جب زمانہ سے غیر ہوا تو (اب) زمانہ

پر روتا ہون۔
اے نفس! اُٹھ کہ تمام مخلوق اُٹھ بیٹھی۔ اگرچہ آدمی سوتے ہین مگر خداوند عرش
بیٹا ہے۔ اور
اے آنکھ! مجھ سے نیند کو دور کر کہ صبح کو رات (بخیر) گزرنے پر قوم خداوند کریم
کی حمد کرتی ہے۔

÷

جس شخص کی اصل خلقت اچھی ہو اُس کے مُنہ سے کلام پاکیزہ نہ نکلے گا۔
ہر شخص کی اصل مخفی ہوتی ہے لیکن وہ اپنے کردار اور اپنی ادا سے پہچانا جاتا
ہے۔

÷

ولادت کے وقت بچہ کی مٹھی بند رہنے سے غرض یہ ہے کہ حرص ہر زندہ مین
ہے۔ اور
موت کے وقت ہاتھہ کھلے ہونے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آگاہ ہو اور دیکھو کہ مین
خالی ہاتھہ چلا۔

÷

جنگ مین تو میرا مقابل ہرگز نہ پاسے گا، اور مجھے اپنی طفلی سے روشناسی کے
وقت تک اسلام مین سبقت ہے۔

÷

خداوند کریم کی پوشیدہ مہربانیان بہت ہین، جن کی پوشیدگی فہم دانشمند سے
(بھی) باریک ہے۔ اور
اکثر راحت ہے جو رنج کے بعد آتی ہے۔ اور اندوہ دل اندوہگین کو کشادہ کرتا ہے

اکثر باتین ایسی ہین جو صبح کو تجھے اندوہگین کرتی ہین مگر شام تک تجھے مسرت (بھی) حاصل ہو جاتی ہے -

جب کبھی تو تنگ حال ہو تو خداوند کریم پر بھروسہ کر - اور نبی (صلعم) کا وسیلہ کر کیون کہ جب نبی (صلعم) کے ساتھہ وسیلہ کیا جاتا ہے تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے - اور

جب کوئی مشکل پیش آئے تو خوف نہ کر کیون کہ خداوند کریم کی پوشیدہ مہربانیان بہت ہین - اور

(تیرا جی چاہے تو) میرے (یعنی حضرت علیؑ کے) اور نور روشن (حضرت) فاطمہؑ کے ساتھہ وسیلہ کر - اور

حضور سرورِ کائنات کی آلِ پاک کے ساتھہ وسیلہ کر جو خلاصہ خاندانِ رسالت اور اولادِ وصی ہین -

⁂

جو کچھہ ہوگا اُس پر قضا و قدر کا قانون جاری ہو گیا - پس حرکت و سکون مقرر ہو گئی -

تیرا جنون ہے اگر تو رزق کے لئے کوشش کرے کیون کہ جنین اپنی جھلی مین رزق پاتا ہے -

⁂

عاقل کو محتاجی نہین - بے مروت کو دین نہین - اور جھوٹے کو بزرگی نہین اور نہ حاسد کو راحت ہے -

قانع کو غم نہین اور نہ فاسق کو حرمت نہین

عورت کے لئے وفا نہین اور نہ بدگوئی بد کار کو کچھہ کام دیتی ہے -

جس کو امان نہین اُس کو ایمان نہین اور نہ بزرگی اُس کے لیے ہے جس کو بے نیازی نہین -

÷

(یقین جان کہ) تجھے وہی ملے گا جو تیرے مقدر مین ہے - سخن چین پل بھر مین مہینون کے فتنہ کا کام کرتا ہے -
عمر مین صدقے زیادہ ہوتے ہین - جس طرح تو روزی کو ڈہونڈتا ہے وہ تجھے ڈہونڈتی ہے -
جب مقام خوف پر پہونچتا ہے تو (خدا سے) ڈرنے والا امن پاتا ہے -
صابر کے کام مراد کو پہونچتے ہین -
انسان سچائی سے منزلت حاصل کرتا ہے - احسان کرنے سے لکھا ہوا مٹ جاتا ہے -
قلب کی نا امیدی نفس کے لئے راحت ہے - آدمی نیک بختون کی صحبت مین بیٹھ کر نیک بخت ہوتا ہے -

÷

نیزے کے زخم بھر آتے ہین مگر زبان کا زخم نہین بھرتا -
(باپ) دادا سے بزرگی نہین ملتی بلکہ بزرگی کوشش سے ملتی ہے - بغیر بزرگی کے کوئی دادا دادا نہین (ہوسکتا)

÷

جس چیز کی تجھے تلاش ہے وہ محنت کے موافق ملتی ہے -
جس شخص نے راست قیام (وقعود) مین بسر کی ہمیشہ فائدہ مند رہا - اور

جوانی کے دن غنیمت جان۔ ہشیار ہو کہ ہمیشہ جوانی نہین رہتی۔

⁂

بزرگی کوشش کے موافق ملتی ہے۔ پس شخص نے بزرگی طلب کی وہ راتون کو جاگا ہے۔

تجھے عزت کی تلاش ہے اور رات کو سوتا ہے! جو شخص موتیون کی تلاش کرتا ہے وہ غوطہ لگاتا ہے۔ اور

جس شخص نے بغیر مشقت کے رفعت طلب کی اُس نے (گویا) طلب محال کے لیے عمر ضائع کی۔

⁂

اے نفس! کسل اور سستی کو چھوڑ ورنہ اسی ذلت مین پڑا رہ۔ پس مین کاہلون کے لیے لذت نہین دیکھتا۔ (ان کے لیے یہی ہے کہ) امان سے ناامید اور نادم ہون۔

گزارش

خدا کے فضل و کرم سے یہ مطبع تینتالیس برس سے جاری ہے اس مین عربی - فارسی - اُردو - ہندی ہر قسم کی کتابت نہایت صحت اور عمدہ صفائی اور ہر قسم کی خوبی سے چھپ سکتی ہے تصفیہ چھپائی بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے -

نہایت بیش بہا کتابین اور قرآن مجید مطبع مین فروخت کے لئے موجود ہین جن کی فہرست درخواست کرنے پر بھیجی جائیگی - اور ہر قسم کا مال شرائط مقررہ کے موافق ہماری معرفت قیمت آنے پر یا ویلیو پے ایبل کے ذریعہ سے روانہ ہو سکتا ہے - کسی خاص معاملہ کے اطمینان کو ہزارون روپیہ کی گارنٹی دی جا سکتی ہے

خواجہ صدیق حسین منیجر مطبع آگرہ اخبار آگرہ